

# حج المسلمین

ضعیف و موضوع حدیثوں سے پاک  
حج اور عمرہ کا طریقہ



جامعۃ المسلمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱ -	مقدمہ .. ..	۱
۲ -	چند اصطلاحات کی تشریح ..	۸
۳ -	حج کی قسمیں .. ..	۱۵
۴ -	حج اور عمرہ کے فضائل ..	۱۷
۵ -	عمرہ کا طریقہ .. ..	۲۱
۶ -	حج کا طریقہ .. ..	۵۶
۷ -	متفرق مسائل .. ..	۱۰۴
۸ -	حالات احرام میں کوئی چیزیں حرام ہیں ..	۱۰۶
۹ -	قیام منیٰ اور رمی .. ..	۱۲۴
۱۰ -	قربانی .. ..	۱۲۷
۱۱ -	حج بدل .. ..	۱۳۱
۱۲ -	اذیت ماہانہ اور نفاس .. ..	۱۳۴

کاتب .. ..	عبدالحفیظ
اشاعت .. ..	ثالث
سال طباعت .. ..	۱۴۰۷ھ (مطابق ۱۹۸۶ء)
تعداد .. ..	۱۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ

عرب کے شہر مکہ معظمہ کو منجملہ اور بہت سی فضیلتوں کے ایک بہت بڑا شرف یہ حاصل ہے کہ اسی شہر میں بیت اللہ شریف (یعنی کعبہ) واقع ہے جو دُنیا میں اللہ کا سب سے پہلا گھر ہے۔ جس کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے از سر نو تعمیر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتوں سے



پاک کر کے اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کا مرکز قرار دیا۔

مسلمین دُنیا میں کہیں رہتے ہوں، وہ بیت اللہ کی سمت رُخ کر کے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ استطاعت ہونے کی صورت میں ہر مسلم پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ حج اسلام کا پانچواں اہم رکن ہے۔ یہ ہر سال ذی الحجہ کے مہینہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ حج کے اندر ہمارے لئے بے شمار دینی اور دُنیوی فوائد پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے فائدے ہمارے علم میں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے فائدے ایسے بھی ہوں گے جن کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ یہاں مختصر طور پر اتنا بتانا کافی ہوگا کہ حج ہماری جسمانی اور رُوحانی تربیت اور تزکیہ



نفس کی ایک مکمل اور جامع مشق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو مسلم اس تربیت میں کامیاب ہو جائے اُس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ایک نوزائیدہ بچہ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

دورانِ حج تمام مسلمان بلا امتیازِ نسل و رنگ اور بلا امتیازِ امیر و غریب ایک جیسے لباس میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ تمام ظاہری فرق مٹا کر سب اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی دیوانہ وار کوئے حبیب میں دوڑتے ہیں اور کبھی اُس کے گھر کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ کبھی محبوبِ حقیقی کی یاد میں صحرانوردی کرتے ہیں اور کبھی انتہائی والہانہ انداز میں اس کا نام لے لے کر کنکریاں پھینکتے ہیں، کبھی اُس کے



در پر جہنہ سنائی کرتے ہیں تو کبھی اُس کی دہلیز کے پتھر کو چوم لیتے ہیں۔ غرض یہ کہ مکمل وارفتگی اور خود سیرگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہمہ اوقات مختلف عبادات اور ذکرِ الہی میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اور ہر قسم کی بُرائی اور گناہ سے دُور رہتے ہیں۔ یہ ایک زبردست عملی تربیت ہے۔ اگر تمام مناسکِ حج خلوصِ نیت اور تقویٰ کے ساتھ ادا کئے جائیں تو ممکن نہیں کہ اس تربیت کا اثر بعد کی زندگی میں ظاہر نہ ہو۔

مکہ معظمہ میں اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کے ذبیح حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگاریں جا بجا پائی جاتی ہیں۔ ہم ہر نماز میں اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ ہمیں اُن لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا ہے۔ حج



کے دوران ہم اس بات کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی راہ ہم کو کتنی عزیز ہے۔ وہاں سنتِ ابراہیمی اور سنتِ مصطفویٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی پیروی ہمارے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حجرِ اسود ایک پتھر ہے جو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن ہمارے محبوب نے اسے بوسہ دیا ہے اس لئے ہم بھی اسے بوسہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں سے انتہائی عقیدت و محبت اور اُن کے احترام کے باوجود ہم عبادتِ صرفِ اللہ اکیلے کی کرتے ہیں۔ حج اور اُس کے مناسک صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ بیتِ اللہ کے علاوہ کسی اور کے گھر کا قصد کرنا، اس کا طواف کرنا یا اُس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ



شُرک ہے۔ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی زندگی میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمیں بھی اپنی زندگی اُطاعتِ الہی میں اسی طرح وقف کر دینی چاہیے جیسے ان لوگوں نے کی اور اُن کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہماری نماز، ہماری قربانی اور ہماری زندگی اور موت سب اللہ اکیلے کیلئے ہو جو رب العالمین ہے۔ فلسفہ حج کی رُوح بھی یہی جذبہ جاں سپاری ہے۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں حج کا مسنون طریقہ صحیح احادیث کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ تمام مسلمین کو چاہیے کہ مسنون طریقوں پر عمل کریں اور بدعات سے اجتناب کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عمل مقبول ہے جو سنتِ نبویؐ کے مطابق ہو۔ اللہ کے رسولؐ میں ہمارے لئے اچھا نمونہ ہے۔



اللہ تعالیٰ ہمیں سنت پر عمل کرنے اور سنت  
 کے مطابق حج کرنے کی سعادت نصیب فرمائے  
 اور ہمارے اعمال کو قبول فرمائے۔ آمین

شعبہ نشر و اشاعت

جماعت المسلمین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## چند اصطلاحات کی تشریح

حج :- مقررہ تاریخوں میں کعبہ کا طواف، منیٰ میں قیام  
عرفات و مزدلفہ میں وقوف اور چند دوسرے  
ارکان کے مجموعہ کو حج کہتے ہیں۔

عمرہ :- کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، اور  
بالوں کے منڈوانے یا کتروانے کو عمرہ کہتے ہیں، عمرہ  
کے لئے کوئی دن یا تاریخ مقرر نہیں ہے۔ البتہ  
رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہوتا  
ہے (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

کعبہ :- کعبہ ایک چوکور عمارت ہے، یہی ہمارا قبلہ ہے۔  
اسی کی طرف منہ کر کے ہم نماز ادا کرتے ہیں، اسی کا



طواف کرتے ہیں۔

**طواف :-** کعبہ کے گرد سات چکر لگانے اور اسکے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھنے کو ایک طواف کہتے ہیں۔  
**حجر اسود :-** یہ ایک سیاہ پتھر ہے جو کعبہ کے ایک کونہ میں باہر کی جانب لگا ہوا ہے۔ اسی پتھر کو چومتے ہیں۔ اسی سے طواف کی ابتداء ہوتی ہے اور اسی پر طواف ختم ہوتا ہے۔

**رُکن یمانی :-** کعبہ کے دوسرے کونہ میں باہر کی جانب ایک پتھر لگا ہوا ہے اسے رُکن یمانی کہتے ہیں۔ طواف کے ہر چکر میں اسے ہاتھ لگاتے ہیں۔

**صفا اور مروہ :-** یہ دو پہاڑ ہیں، ان ہی دو پہاڑوں کی وادی میں کعبہ واقع ہے۔

**سعی :-** صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ تیزی سے چلنے کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کی ابتداء صفا سے ہوتی ہے اور



اختتام مروہ پر ہوتا ہے۔

احرام :- وہ لباس ہے جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔

تَلْبِیَّہ :- لبّیک پڑھنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔

رَمَل :- طواف کرتے وقت تیزی سے اکڑ کر چلنے کو رَمَل کہتے ہیں۔

اضطباع :- رَمَل کرتے وقت چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دایاں کندھا کھولنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

مِیقات :- وہ مقام ہے جہاں سے عمرہ یا حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حطیم :- کعبہ کے متصل ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ پہلے کعبہ

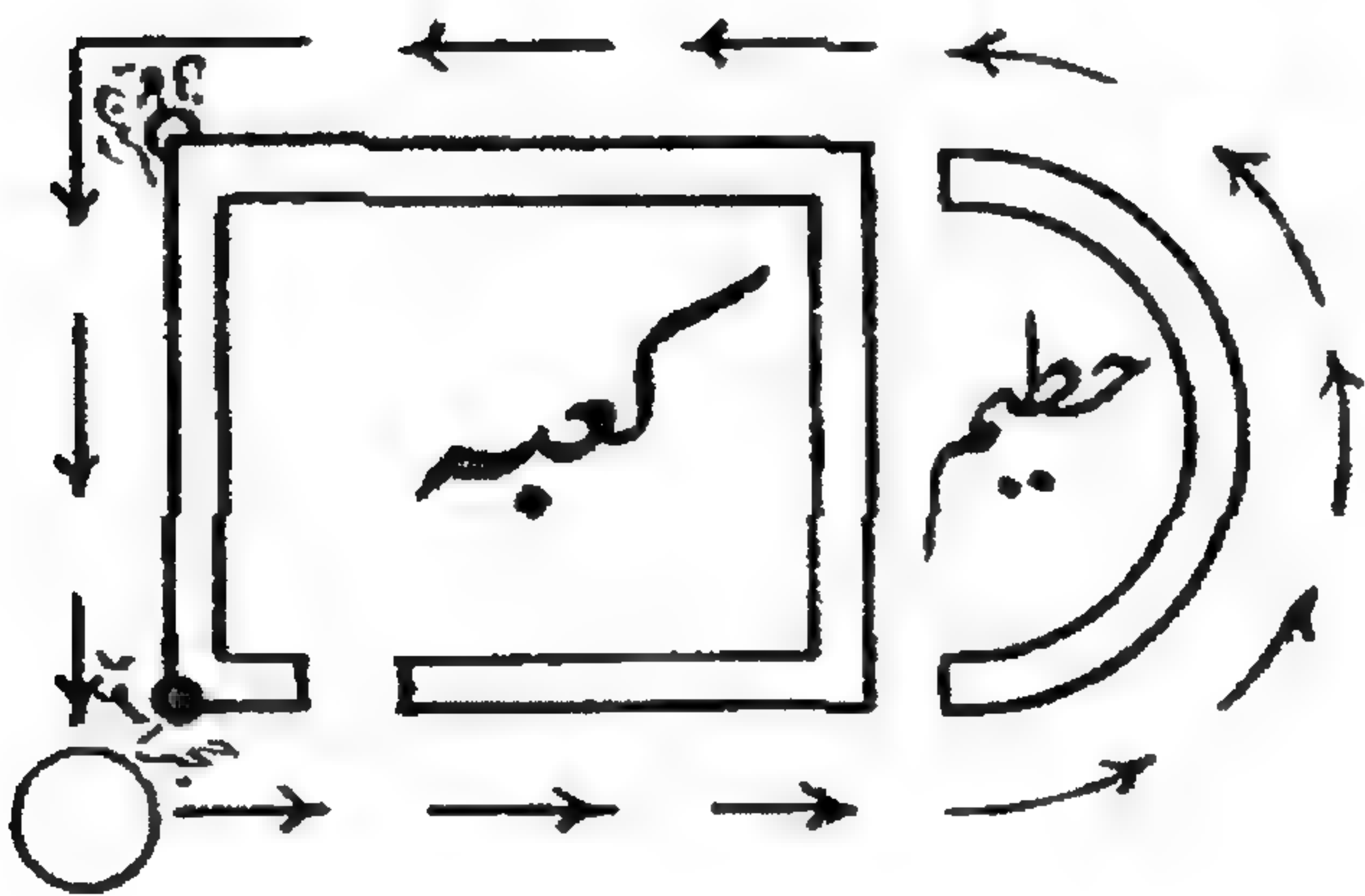
میں شامل تھی۔ ایام جاہلیت میں قریش نے کعبہ

کو از سر نو تعمیر کرتے وقت روپیہ کی کمی کے باعث

اسے کعبہ میں شامل نہیں کیا۔ یہ جگہ کعبہ میں شمار کی



جاتی ہے اور اسی لئے اس کا بھی طواف کیا جاتا ہے،  
 مندرجہ ذیل نقشہ میں حجر اسود، حلیم اور رکن یمانی  
 دکھائے گئے ہیں۔ تیروں کے نشان سے طواف کرنے  
 کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔



یوم ترویہ :- ۸ ذی الحجہ کو یوم ترویہ کہتے ہیں۔

عرفہ :- ۹ ذی الحجہ کو عرفہ کہتے ہیں۔

یوم النحر :- دن ذی الحجہ کو یوم النحر کہتے ہیں۔

منی :- مکہ معظمہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی

علاقہ ہے اسے منی کہتے ہیں۔



**عرفات :-** ایک میدانی علاقہ ہے۔ یہ منی سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفہ کے دن یہاں قیام کرنا ہوتا ہے۔  
**مزدلفہ :-** منی اور عرفات کے درمیان یہ ایک مقام کا نام ہے جو منی سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔

**مشعر حرام :-** مزدلفہ میں ایک مقام کا نام ہے۔  
**رعی :-** کنکری پھینکنے کو رعی کہتے ہیں۔

**جمرہ :-** وہ پتھر جس پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

جمرات تین ہیں، اور یہ تینوں منی اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہیں۔ منی کے سب سے زیادہ قریب جو جمرہ ہے اُسے جمرہ دُنیا کہتے ہیں۔ اس کے بعد جو جمرہ آتا ہے اُسے جمرہ دُسطلی کہتے ہیں اور جو منی سے سب سے زیادہ فاصلہ پر ہے اُسے جمرہ عَقَبہ کہتے ہیں۔

یہی وہ تین مقامات ہیں جہاں شیطان، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آیا تھا



اور انہوں نے اُس کو کنکریاں ماری تھیں۔ آجکل بھی ان تینوں مقامات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، لیکن یہ کنکریاں شیطان کو نہیں ماری جاتیں اور نہ ان تینوں مقامات کو شیطان کہا جاتا ہے۔ آجکل کنکریاں صرف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کی نقل اور پیروی کی نیت سے ماری جاتی ہیں۔

**وقوف :-** عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنا اور ذکرِ الہی میں مصروف رہنا۔

**طوافِ افاضہ :-** دس ذی الحجہ کو قربانی کرنے کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طوافِ افاضہ کہتے ہیں، یہ حج کا بڑا اہم رکن ہے۔

**طوافِ وداع :-** مکہ معظمہ سے واپس ہوتے وقت جو طواف کیا جاتا ہے اُسے طوافِ وداع کہتے ہیں۔

**مقامِ ابراہیم :-** یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت



ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبۃ کی تعمیر  
کی تھی۔

مُلْتَزِمٌ :- بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصّہ کو  
ملتزم کہتے ہیں۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# حج کی قسمیں

حج بشرط استطاعت، زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔  
حج کی تین قسمیں ہیں۔

① حج افراد: یعنی صرف حج کرنا۔

② حج قرآن: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے کر جانا، پھر عمرہ کر کے احرام نہ اتارنا بلکہ اُسی احرام سے حج ادا کرنا۔

③ حج تمتع: یعنی حج کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لیکر نہ جانا، عمرہ کر کے احرام اتار دینا اور حج کے لئے دوسرا احرام باندھنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد صرف

ایک حج کیا۔ اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اس لئے آپ نے حج قرآن کیا تھا لیکن آپ نے یہ فرمایا تھا:-

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْهُ جَسَ بَاتِ كَالْعِلْمِ مَجْهُدٍ مِّنْهُ هُوَ اَكْرَمُ  
 اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ يَهْلِي هُوَ جَانِا تَوِي قَرْبَانِي كَا جَانِوْرٍ  
 مَا اَهْدَيْتُ وَكَوْلَا اَنَّا سَا تَه لِي كَرِهَ اَنَا وَا كَرِهَ مِيْرَ سَا تَه  
 مَعِيَ الْهَدْيُ لَا حُلَّتْ قَرْبَانِي كَا جَانِوْرٍ هُوَ تَا تَوِي مِيْنِ يَهْي

احرام اُتار دیتا۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کو اپنے اور جمیع مسلمین کے لئے پسند فرمایا اور اس کی تمتا کی اور حج تمتع نہ کر سکنے پر افسوس کا اظہار کیا لہذا تمام مسلمین کو حج تمتع ہی کرنا چاہیے البتہ اہل مکہ کو حج تمتع نہ کرنا چاہیے۔

۱۔ صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کُلُّهَا اِلَّا الطَّوْفَ  
 بِالْبَيْتِ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ نَحْوُهُ فِي كِتَابِ الْحَجِّ بِابِ حُجَّةِ اَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# حج اور عمرہ کے فضائل

- ۱۔ جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کرے اور اس میں نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو وہ اس حالت میں لوٹتا ہے کہ جس حالت میں وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جَنّا تھا (یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے)۔
  - ۲۔ عورتوں کے لئے بہترین جہاد حجِ مبرور ہے۔
- (نوٹ : حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جو نیکیوں سے بھرپور ہو)

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج لہ فلم یرفت ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرة جزء ۱ ص ۵۶۶ واللفظ للبخاری)

۲۔ عن عائشة رفا انھا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لکن افضل الجہاد حج مبرور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جزء ۲ ص ۱۶۴)

- ۳۔ ایمان اور جہاد کے بعد حج مبرور کا بڑا درجہ ہے ۱۷
- ۴۔ حج مبرور کا کوئی صلہ نہیں سوائے جنت کے ۱۸
- ۵۔ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن اللہ تعالیٰ بندوں کو روزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے پھر فرماتا ہے: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟ ۱۹

۱۷۔ سَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجَّ مَبْرُورًا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب فضل الحج المبرور جز ۲ ص ۱۶۴)

۱۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جِزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (صحیح بخاری کتاب المناسک ابواب العمرة باب وجوب العمرة وفصلها جز ۳ ص ۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرة جز اول ص ۵۶۶)

۱۹۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَاذَا أَرَادَ هَؤُلَاءُ (صحیح مسلم کتاب الحج باب فی فضل الحج والعمرة ويوم عرفة جز اول ص ۵۶۶)



پے درپے حج اور عمرہ کرنا فقراور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے اے

حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں اے

---

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا ابن الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة (رواه الترمذی وصححه، کتاب الحج باب ما جاء في ثواب الحج والعمرة جزء اول ص ۱۷۸)  
 ۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد الله ثلاثة الغازی والحاج والمعتمر (رواه ابن خزيمة وسنده صحيح - ابن خزيمة جزء ۴ ص ۱۲)

دو عمروں کے درمیانی مدت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں  
 رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے ۱۷

---

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارة لما بینہما (صحیح بخاری  
 کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب وجوب العمرۃ جزر ۳ ص ۵۶۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب  
 فی فضل الحج والعمرۃ جزر اول ص ۵۶۶)

۱۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان حجة او نحوہا قال (صحیح  
 بخاری کتاب المناسک ابواب العمرۃ باب عمرۃ فی رمضان جزر ۳ ص ۵۶۶ و صحیح مسلم  
 کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان جزر اول ص ۵۶۶)



# حج تمتع



جب حج کے لئے روانہ ہو تو زائرِ راہ ساتھ لے لے  
جب حج تمتع کی نیت سے روانہ ہو تو قربانی کا جانور ساتھ  
نہ لے لے

گھر سے روانہ ہونے سے پہلے بے خوشبو کا تیل لگائے لے

لے قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وَقَرَّ وَدُّوَاقًا خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى  
(البقرة - ۱۹۷)

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو استقبلت من امری ما استدرت ما أهدیت  
صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصی الخائض المناسک کلھا الا الطواف جزء ۲۰۶  
صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵ واللفظ لبخاری  
لے کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا اذاد الخروج الى مكة اذ من بدھن لیس له رائحة  
طیبة ..... ثم قال هكذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل (صحیح بخاری کتاب  
المناسک باب الاھل من قبل القبلة جزء ۲ ص ۵)

پھر سواری پر بٹھارتین مرتبہ اللہ کی بزرگے اور یہ دعا پڑھے۔  
 سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا  
 كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا  
 لَمُنْقَلِبُونَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا  
 هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنْ الْعَمَلِ مَا  
 تَرْضٰی۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا  
 وَاطْوِ عَنَّا بُعْدًا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِي  
 الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ  
 وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ  
 سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ۝

{ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں

کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں نہ لاسکتے تھے، اور بے شک ہم

اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اس سفر



میں تجھ سے شکی اور تقوے کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا  
 سوال کرتے ہیں جو تو پسند کرے، اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان  
 کر دے اور اس کی دُوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو سفر میں  
 (ہمارا) سارِ تھی ہے اور ہمارے اہل و عیال میں خلیفہ ہے۔ اے  
 اللہ میں سفر کی تکلیف سے، بُرے منظر سے اور اہل و عیال میں  
 بُرے وقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں<sup>۱</sup>۔

---

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی بعیرہ فارجا الی سفر  
 کبر ثلثاً ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا لمقرنین وانا الی دیننا المنقلبون  
 ... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا ركب الی سفر جزء اول ص ۵۶)

**احرام** | احرام اُس لباس کو کہتے ہیں جو عمرہ یا حج کرنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ جو شخص احرام پہن لیتا ہے اُسے مُحْرَم کہتے ہیں۔ احرام مقررہ مقامات پر پہنا جاتا ہے۔ ان مقامات میں سے ہر مقام کو میقات کہتے ہیں۔ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ، اہل نجد کا قرن المنازل، اہل شام کا محفہ اور اہل یمن کا میقات یلم ہے۔

---

۱۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاهل المدینہ ذوالحلیفہ و لاهل الشام الجحفة و لاهل نجد قرن المنازل و لاهل الیمن یلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ہل اہل مکہ للحج والعمرة جزء ۲ ص ۱۶۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرة جزء اول ص ۲۸۳)



اہل عراق کا میقات ذاتِ عرق ہے اور  
اہل مصر کا میقات جحفہ ہے ۱

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل اهل العراق من ذات عرق (صحیح مسلم  
عن جابر کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرة جزر اول ص ۴۸۵) وقد ثبت الجزم برفع  
الحديث فی رواية البیهقی ۵/۲۵۰ وسندہ صحیح۔ حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی  
ص ۴۷۰ وروی الطحاوی ۱/۳۶ بسند صحیح عن ابن عمر (حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی  
ص ۴۷۰) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاهل العراق ذات عرق (ابوداؤد  
عن عائشة ر ۲۵۰ سکت عنه ابوداؤد والمنذری وروایۃ ثقات۔ نیل الاوطار  
(۲۵۲/۲)

۲۔ عن عائشة الصدیقة ر ۲ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت .....  
لاهل الشام ومصر الجحفہ (سنن نسائی کتاب الحج باب میقات اهل مصر ۲۔ سندہ  
صحیح۔ الخواشی الجديدة ترجمہ حمید۔ حاشیۃ النسائی جزر ۲ ص ۷۰)

جو لوگ ان میقاتوں اور مکہ معظمہ کے درمیان رہتے  
 ہوں وہ اپنی ہی بستی سے احرام پہن لیں، مکہ معظمہ کے  
 رہنے والے مکہ معظمہ ہی سے احرام باندھیں، اور جو لوگ  
 مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کے رہنے والے ہوں وہ  
 اُس میقات سے احرام باندھیں جو اُن کے راستہ میں آئے۔

---

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن لم یصل من غیر اہل من  
 من کان یرید الحج والعمرة فمن کان دونہن فمن اہلہ حتی ان اہل مکہ یصلون فیہا  
 صحیح بخاری کتاب المناسک باب مہل من کان دون المواقیت جز ۲ ص ۱۶۶  
 وصحیح مسلم کتاب الحج باب مواقیت الحج والعمرة جز ۱ ص ۲۸۳



میقات پر پہنچنے کے بعد سر کو خطمی للعہ وغیرہ سے دھوئے اور  
 سر میں کچھ تیل ڈالے لے  
 پھر نہائے لے

---

للعہ خطمی ایک قسم کا گلابی پھولوں والا پودا ہے جو دلدل والے مقامات پر اگتے ہے۔  
 لے عن عائشة الصدیقة رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان  
 یحرم غسل رأسه یخطمی وأُشنان ودھنہ بشیء من زیت غیر کثیر (رواہ البزار  
 وسننہ حسن - مجمع الزوائد جزء ۳ ص ۲۱۷)  
 لے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال من السنة ان یغتسل الرجل اذا اراد ان یحرم (رواہ  
 الحاکم وصحہ هو والذہبی - المستدرک جزء اول ص ۲۲۷)

اگر بدن پر ایسی خوشبو لگی ہوئی ہو جس میں زعفران شامل  
ہو تو اُسے تین مرتبہ دھو ڈالے لے

---

لے ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو بالجعرانة وعليه جبة وعليه  
اثر الخلق او قال صفرة .... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسل عنك  
الجبة واغسل اثر الخلق عنك (وفی روایت فاغسله ثلاث مرات) (صحیح بخاری)  
کتاب المناسک باب غسل الخلق ثلاث مرات من الثياب جزر ۲ ص ۱۶۴ و باب  
يفعل فی العرة ما يفعل فی الحج جزر ۳ ص ۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح  
للمحرم من الحج او عرة جزر اول ص ۲۸۲ و ص ۲۸۳ ]



پھر بہترین خوشبو جو میسر ہو سراور ڈاڑھی میں لگائے۔

۱۵ عن عائشة الصديقة رفا قالت كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 لاحرامه حين يحرم (وفى رواية لمسلم كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطيب  
 ما اقدر عليه قبل ان يحرم ثم يحرم) وفى رواية كافي النظر الى وبه من الطيب في نفاث  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب  
 عند الاحرام جزء ۲ ص ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول  
 ص ۴۸۷ و ۴۸۸ واللفظ للبخاری) عن عائشة رفا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 اذا اراد ان يحرم يتطيب بأطيب ما يجد ثم أرى وبه من الدهن في رأسه ولحيته بعد  
 ذلك (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اول ص ۴۸۹)

پھر مرد کو چلیے کہ ایسی دو چادریں لے بن میں زعفران سے  
 مرکب کوئی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ پھر وہ ان دو چادروں کا احترام  
 باندھ لے یعنی ایک چادر اوڑھ لے اور ایک چادر کاتہ بند  
 باندھ لے لے

---

لے انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ بعد ما ترجل والدھن ولبس ازارہ  
 ورداءہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲۶  
 ط ۱۶۹) ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو بالبحرانیۃ وعلیہ جبة وعلیہ اثر  
 الخلق اذ قال صفرة (وفی روایۃ لمسلم علیہ جبة صوف متفنیح بطیب) (وفی  
 روایۃ لمسلم علیہ جبة وعلیہا خلق اذ قال اثر صفرة.... فقال اخلع عنک جبتک  
 (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یفعل فی العرة ما یفعل فی الحج جزء ۳۶ ط ۶۷  
 و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اول ط ۴۸۲ و ط ۴۸۳)



جوتیاں پہن لے لیکن دو چادروں کے علاوہ کوئی کپڑا نہ  
پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اوڑھے، نہ موزے پہنے لے

---

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمام ولا السرویل  
ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب  
ما یلبس المحرم جزء ۲ ص ۱۶۸ صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم جزء اول  
ص ۲۸۱)

عورت زیور اور ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے لے لیکن  
چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستلے نہ پہنے لے  
مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی زعفران اور ورک<sup>للحہ</sup>  
میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے لے

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتلبس بعد ذلك ما احبت من الوان  
الشیاب معصفاً او خزاناً او حلیاً او سراویل او قمیصاً او خفّاً (ابوداؤد کتاب الحج  
باب ما یلبس المحرم ۲۶۱ وسندہ صحیح - المستدرک ۴۸۶)  
لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس الخفافین  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینہی من الطیب للمحرم جز ۳ ص ۱۹)  
لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا شیئاً من الزعفران ولا الورس  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینہی من الطیب للمحرم جز ۳ ص ۱۹ و صحیح مسلم  
کتاب الحج باب ما یباح للمحرم من سج او عرۃ جز اول ص ۴۸)  
للحہ درس زرد رنگ کی ایک گھاس ہے۔



حالتِ احرام میں اگر سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک یا  
 رنگ دکھائی دے یا سر اور ڈاڑھی سے خوشبو کی مہک آتی  
 رہے تو کوئی حرج نہیں ہے

۱۰ قالت عائشةؓ کافی النظر الى وبين الطيب في مفارق رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب عند الاحرام ۱۶۸ و صحیح  
 مسلم کتاب الحج باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۷) قالت عائشةؓ ثم  
 اُرى وبين الدهن في رأسه وحيتته بعد ذلك (صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب  
 عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۹) عن عائشة قالت كنت اطيب رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ثم يطوف على نسائه ثم يصبح محرما ينفع طيبا (صحیح مسلم کتاب الحج  
 باب الطیب عند الاحرام جزء اول ص ۴۸۹)

احرام باندھتے ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ ، لَا  
 اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے لے

---

لے غم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوت بعلی البیداء محمد اللہ  
 وسیع وکبر غم اہل حج و عمرہ وفقی روایت فجعل یحلل ویسیع (صحیح بخاری کتاب  
 المناسک باب التعمید..... قبل الاہلال جزر ۲ ص ۱۷۱ و باب نحر البدن قاتل  
 جزر ۲ ص ۱۷۱)



پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے لَبَّيْكَ کہے۔

یعنی یہ الفاظ کہے

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ<sup>۲</sup>

(میں حاضر ہوں۔ اے اللہ، میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں)

یا

دو بار یہ الفاظ کہے :-

لَبَّيْكَ عُمْرَةً<sup>۳</sup>

۱۔ ان ابن عمر کان اذا اتی ذوال الحلیفۃ امر برأحلتہ فرحلت ثم صلی الغداة ثم کب  
حتی اذا استوت بہ استقبل القبلة فاحل قال ثم یلی ... فرغم ان النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فعل ذلک (سنن بیہقی کتاب الحج باب استقبال القبلة عند الاصل جزء ۵ ص ۳۹  
وسندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرة للالبانی ص ۱۷)

۲۔ قال جابر نحن نقول لبیک اللّٰھم لبیک یا حج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فجعلنا ہا عمرة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبی یا حج وسما جزء ۲ ص ۱۷)  
۳۔ عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احل بھما جمیعاً لبیک  
عمرة وحجاً لبیک عمرة وحجاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب احل النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عمرة  
جزء اول ص ۱۷)

**تَلْبِیۃ** | پھر بلند آواز سے مسلسل تلبیہ پڑھتا رہے۔

تلبیہ یہ ہے کہ

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ،  
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ  
وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ ،  
لَا شَرِيْكَ لَكَ

ا میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر  
ہوں ، تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بیشک  
ہر قسم کی حمد اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت  
بھی تیرے لئے ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں )

۱۔ قال ابن عمر ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم لبیک..... الخ  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ جزر ۲ ص ۱) و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ  
جزر اول ص ۴۸۵) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرني  
ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتهم بالاعلال (ابوداؤد باب کیف التلبیۃ ۲۵۹  
والترمذی ۲۵۹ و صحیح الترمذی والالبانی - مناسک الحج للالبانی ص ۱۵)



کبھی کبھی یہ لَتَّيْكَ بھی کہے جاتے۔

لَتَّيْكَ اِلَہِ الْحَقِّ لَتَّيْكَ

(میں حاضر ہوں۔ اے الہ برحق میں حاضر ہوں)

لَتَّيْكَ پڑھنا اَدْنٰی الحَرَمِ تک یعنی حرم کے قریب پہنچنے تک

جاری رکھے، حرم کے قریب پہنچ کر لَتَّيْكَ پڑھنا بند کر دے۔

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیۃ لَتَّيْكَ اِلَہِ الْحَقِّ لَتَّيْكَ  
(ابن ماجہ کتاب الحج باب التلبیۃ جزر ۲ ص ۲۱۶۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری ۱۵/۳  
و بلوغ ۱/۱۷۷)

۲۔ کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا دخل اَدْنٰی الحَرَمِ امسک عن التلبیۃ ....  
و یحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (صحیح بخاری کتاب المناسک  
باب الاغتسال عند دخول مکۃ جزر ۲ ص ۱۷۱)

جب ”ذی طوی“ مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کرے اور ایک رات وہاں گزارے، پھر صبح کو نماز فجر کے بعد غسل کرے۔

---

۱۔ کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا دخل اذنی الحرم امسك عن التلبیة ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدّث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مکة جزء ۲ ص ۲۷۷ و صحیح مسلم باب استحباب المبيت بذی طوی جزء اول ص ۵۲۹)



پھر اُسی دن لے

بوقت صبح لے

بلندی کی طرف سے یعنی بطنجاری میں داخل ہو کر ثنیۃ الوداع  
اور کداء سے ہوتا ہوا مکہ معظمہ میں داخل ہوئے

۱۰ ان ابن عمر کان لا یقدم مکة الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ثم یقبل  
مكة نهائراً ویزکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه فعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب  
استحباب المبيت بذی طوی جزء اول ص ۵۲۹)

۱۱ بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مكة (صحیح بخاری کتاب  
المناسک باب دخول مكة نهائراً اولیلاً جزء ۲ ص ۱۷۱) ثم یدخل مكة ضحی (احمد، سندہ  
صحیح - بلوغ جزء ۱۲ ص ۱۷۱ و ص ۱۷۲)

۱۲ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الى مكة دخل من اعلاها (صحیح بخاری کتاب  
المناسک باب من این ینخرج جزء ۲ ص ۱۷۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول  
مكة من الثنية العليا جزء اول ص ۵۲۹) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مكة من  
كداء من الثنية العليا بالبطحاء (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این ینخرج  
من مكة جزء ۲ ص ۱۷۱)

# طَوَافِ كَعْبَةِ | مَکَّةَ مَعْظَمَہ پہنچ کر وضو کرے ۱

پھر حجرِ اسود کے پاس آئے ۲ اور

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کے ۳

۱۔ ان اول شئ ۱ بدأ به حين قدم النبي صلى الله عليه وسلم انه توضأ ثم طاف  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبيت اذا قدم مكة وصحیح مسلم کتاب  
الحج باب ما يلزم من طاف بالبيت وسعی جز ۱ اول ص ۵۲۲)

۲۔ قال جابر حتى اذا اتينا البيت معه استلم الركن (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة  
النبي صلى الله عليه وسلم جز ۱ اول ص ۵۱۵) عن ابی هريرة قال فدخل رسول الله صلى  
الله عليه وسلم مكة فاقبل الحجر فاستلمه (البوداد کتاب الحج باب في رفع اليد اذا راى  
البيت جز ۱ اول ص ۲۶۵ وسندہ صحیح)

۳۔ قال ابن عمر ثم يذلل مكة ضحى فيأتى البيت فيستلم الحجر ويقول باسم الله  
والله اكبر (مسند امام احمد وسندہ صحیح - بلوغ جز ۱ ص ۱۲ ص ۶۷)

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے، اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود  
 کو ہاتھ لگائے، پھر ہاتھ کو بوسہ دے لے  
 اگر ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجرِ اسود کو  
 چھوئے لے اور چھڑی کا بوسہ لے لے

۱۰ عن ابن عمر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم ویقبلہ (صحیح بخاری کتاب  
 المناسک باب تعقیل الحج جزء ۲ ص ۱۸۷) قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم  
 قبل یدہ وقال ما ترکته منذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب  
 الحج باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین جزء اول ص ۵۳)

۱۱ عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع علی بعیر یستلم  
 الرکن یحجن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب استلام الرکن بالمحجن جزء ۲ ص ۱۸۵  
 و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول ص ۵۳)

۱۲ عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبيت ویستلم  
 الرکن یحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزء اول  
 ص ۵۳)



اگر حجرِ اسود کو چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے  
 حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے۔<sup>۱</sup>  
 پھر چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے  
 پر ڈال لے (اسے مضطباع کہتے ہیں) داہنا کندھا کھلا رہے  
 اور بایاں کندھا ڈھکا رہے۔<sup>۲</sup>

---

۱۔ طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیر کلماتی الرکن اشاراً لیه بشیء کان  
 عنده وکبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزر ۲ ص ۱۸۶)  
 ۲۔ عن یعلیٰ بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبيت مضطباعاً وعلیه برد  
 (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطباعاً سندہ  
 صحیح۔ جزر اول ص ۲۶)

پھر کعبہ کا طواف کرے۔ طواف دہنی طرف سے شروع کرے، طواف کے وقت کعبہ بائیں طرف ہو۔ حجر اسود سے رکن یمانی تک دوڑ کر اور اکڑ کر چلے (اسے رمل کہتے ہیں) رکن یمانی پر پہنچ کر اُسے ہاتھ لگائے۔

۱۔ عن جابر بن عبد الله لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضى على يمينه (ترمذي كتاب الحج باب ما جاء في طواف وسننه صحيح - جزء اول ص ۲۶۶) ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا طاف بالبيت الطواف الاول يخط ثلاثة اطواف وبخشي اربعة (صحيح بخاري كتاب المناسك باب من طاف بالبيت اذ قدم مكة جزء ۲ ص ۱۸۴ وصحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب الرمل في الطواف جزء اول ص ۵۳) قال ابن عمر ما تركت استلام هذين الركنين في شدة ولا رقاء منذ رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يستلما (صحيح بخاري كتاب المناسك باب الرمل في الحج والعمرة جزء ۲ ص ۱۸۵ وصحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب استلام الركنين جزء اول ص ۵۳)

پھر معمولی چال سے حجرِ اسود کی طرف روانہ ہو۔  
 رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھے۔  
 رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
 وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
 عَذَابَ النَّارِ

{ اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی دے اور  
 آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا }

۱۔ ارمہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملو ثلاثہ اشواط ویشوما بین الرکنین  
 (صحیح بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء جزء ۵ ص ۱۸۱ و صحیح مسلم کتاب الحج  
 باب استحباب الرمل فی الطواف جزء اول ص ۵۳ واللفظ لمسلم)  
 ۲۔ عن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ  
 بین الرکن الیمانی والحجر ربنا اٰتِنَا فی الدنیا..... الخ (رواہ احمد وسندہ صحیح۔  
 بلوغ جزء ۱۳ ص ۶۷)



پھر حجر اسود پر پہنچ کر اللہ اکبر کہے اور اُس کا  
بوسہ لے۔ یا ہاتھ لگا کر ہاتھ کا بوسہ لے یا چھڑی لگا کر  
چھڑی کا بوسہ لے۔ یا کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ  
کرے۔

۱۔ کلماتی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) الی الرکن اشار الیہ لشیء کان عنده  
و کبر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزر ۲ ص ۱۸۶) کان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یتلم الرکن الیمانی والحجر الاسود فی کل طوفۃ (ابوداؤد  
کتاب الحج باب استلام الارکان جزر اول ص ۲۶۵ وسندہ حسن وروی نحوہ ابن خزیمہ  
وسندہ حسن ۲۱۶)

۲۔ قال نافع رأیت ابن عمر یتلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکته منذ رأیت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استلام الرکنین  
الیمانیین جزر اول ص ۵۳۲) عن ابی الطفیل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت  
ویتلم الرکن یحجن ویقبل المحجن (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الطواف علی بعیر جزر اول  
ص ۵۳۳)

۳۔ عن ابن عباس طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت علی بعیر کلماتی الرکن اشار  
الیہ لشیء کان عنده (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التکبیر عند الرکن جزر ۲ ص ۱۸۶)

پھر دُ چکر اور اسی طرح لگائے۔ یعنی پہلے تین<sup>۳</sup>  
چکروں میں رَمَل کرے۔

پھر چار چکر معمولی چال سے لگائے یہ باقی تمام افعال  
ہر چکر میں اُسی طرح کرے جس طرح پہلے چکر میں کئے تھے،  
البتہ ان چار چکروں میں سیدھا کندھا بھی ڈھانک لے۔  
سیدھا کندھا کھولنا صرف رَمَل کے ساتھ مخصوص ہے۔

۱۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول یحِبُّ  
ثلاثۃ اطواف ویکشی اربعۃ (صحیح بخاری باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزر<sup>۲</sup>  
ص ۱۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزر اول ص ۵۳) ان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرة اول ما یقدم سعی ثلاثۃ اطواف  
ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت اذا قدم مکۃ جزر<sup>۲</sup>  
ص ۱۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الرمل فی الطواف جزر اول ص ۵۳) واللفظ  
للبخاری

۲۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمر وامن الجمرۃ فرملوا بالبیت وحملوا  
اربعۃ یتم تحت اباطیم قد قد قوها علی عواتقهم الیسری (ابوداؤد کتاب الحج باب  
الاضطباع فی الطواف جزر اول ص ۲۶۶۔ رجالہ رجال الصحیح۔ نیل ۵۳ سندہ  
صحیح)

جب ساٹ چکر پورے ہو جائیں تو مقام ابراہیمؑ پر آئے  
اور یہ پڑھے :-

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ  
مُصَلًّی

{ اور مقام ابراہیمؑ کو مصلی بناؤ }

پھر مقام ابراہیمؑ کو اپنے اور کعبہ کے درمیان کر لے ۱  
پھر دو رکعت نماز پڑھے ۲

۱۔ ثم نفذ الى مقام ابراهيم عليه السلام فقرأ واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى  
(صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزر اول ضلہ)  
۲۔ فجعل المقام بينه وبين البيت (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم جزر اول ضلہ)

۳۔ عن ابن عمر قال ثم سجد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدتين (صحیح بخاری  
کتاب المناسک باب من طاف بالبيت اذ اقدم مكة جزر ۲ ص ۱۸۷ و صحیح مسلم کتاب  
الحج باب استخفاف الرجل في الطواف جزر اول ضلہ)



ان رکعتوں میں سورہ قل ۱ یٰٰٓٔھٰا الکاؑرون او  
 سورہ قل ۲ ھو اللہ احد ۳ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے  
 کے بعد پھر حجر اسود کا بوسہ لے (یا ہاتھ یا چھڑی اُس کو  
 لگا کر ہاتھ یا چھڑی کا بوسہ لے یا کسی چیز سے اُس کی طرف  
 اشارہ کرے) ۴

پھر چاہے زمزم پر جائے۔ زمزم کا پانی پیئے اور کچھ  
 پانی اپنے سر پر ڈالے ۵

۴ کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فی الرکتین قل ھو اللہ احد قل  
 یٰٰٓٔھٰا الکاؑرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم جزء اول ص ۵۵) ثم صلی رکعتین قرأ فیھما قل ۱ یٰٰٓٔھٰا الکاؑرون وقر ھو  
 اللہ احد (سنن بیہقی کتاب الحج باب رکعتی الطواف جزء ۵ ص ۹ سندہ صحیح۔ بلوغ  
 جزء ۱۲ ص ۴۲)

۵ ثم ذهب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الی زمزم فشرب منها وصب علی رأسہ  
 (مسند احمد۔ سندہ جید۔ بلوغ جزء ۱۲ ص ۴۳)

# صفا و مروۃ کی سعی | پھر باب صفا سے نکل کر کوہ

صفا کی طرف جائے یہ

جب کوہ صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے :-

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

شَعَائِرِ اللّٰهِ

{ بے شک صفا اور مروۃ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں }

پھر یہ کہے :-

اَبْدَا۟ بِمَا۟ اَبَدَا۟ اللّٰهُ بِہٖ

{ میں اُسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا ہی }

پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ نظر آنے لگے، پھر

کعبہ کی طرف مُنہ کرے یہ

۱۔ ثم خرج من الباب الى الصفا صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزر اول ص ۵۱  
 ۲۔ فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروة من شعائر اللہ، ابدأ بما بدأ اللہ به فبدأ  
 بالصفا فرقى عليه حتى رأى البيت فاستقبل القبلة: (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم جزر اول ص ۵۱)

پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔<sup>۱</sup>

پھر اللہ کی توحید بیان کرے، یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وغیرہ پڑھے، پھر اللَّهُ أَكْبَرُ کہے پھر یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ

وَعْدَهُ وَتَصَرَّعَبْدَهُ وَهَزَمَ

الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

---

۱۔ تم اتی الصفا فعلاه حیث ينظر الى البيت فرفع يديه فجعل يذكر الله عز وجل  
ما شاء ان يذكره ويدعوه (ابوداؤد و کتاب الحج باب رفع اليدين اذا رأى البيت  
جزء اول ص ۲۶۵ وسندہ صحیح)



{ نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ اکیلے کے، اُس کا کوئی شریک نہیں

بادشاہت اُسی کی ہے اور ہر قسم کی تہذیب بھی اُسی کے لئے ہے اور

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود و مشرک کُثر سوائے اللہ اکیلے

کے۔ اُس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی ساری اور تمام

لشکروں کو اُس نے اکیلے ہی شکست دی {

پھر دُعا کرے۔ دُعا کے بعد پھر ان ہی کلمات کو پڑھ کر

دُعا کرے۔ تیسری مرتبہ پھر ان کلمات حمد و توحید کو پڑھے

اور دُعا کرے یہ

---

لے فَوَّحْدَ اللہ و کبرہ و قال لا الہ الا اللہ وحدہ ..... الخ ثم دع بین اللہ  
قال مثل هذا ثلاث مرات دصحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء  
اول ص ۱۵

پھر صفا سے اترے اور مروہ کی طرف چلے۔ جب وادی کے  
 بطن میں پہنچے تو دوڑے لے جب بطن وادی گذر جائے تو دوڑنا  
 بند کر دے۔ بطن وادی کے علاوہ باقی راستہ میں کبھی آہستہ  
 آہستہ چلے اور کبھی تیزی سے چلے ۲۷

۱۔ ثم نزل الى المروة حتى اذا انصببت قدما في بطن الوادي سعي (صحیح مسلم کتاب  
 الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جز اول ص ۱۵۱) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يسعي لبطن المسيل اذا طاف بين الصفا والمروة (صحیح بخاری کتاب  
 كتاب المناسك باب من طاف بالبيت اذا قدم مكة جزء ۲ ص ۱۸۴)  
 ۲۔ قال ابن عمر لئن سعيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعي ولئن  
 مشيته فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشی (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء  
 بين الصفا والمروة - صحیح الترمذی - جزء اول ص ۲۶۸)

۳۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت کسی دعاء کا پڑھنا مرفوعاً ثابت  
 نہیں البتہ حضرت ابن عمر رضي الله عنهما اور حضرت عبد الله مسعود رضي الله عنه سے اللهم اغفر  
 وارحم وانك اعز الاكرم پڑھنا مروی ہے (رواہما ابن  
 ابی شیبہ باسنادین صحیحین وروی الطبرانی مرفوعاً بسند ضعیف۔ مناسك الحج للالباني  
 ص ۲۶)

جب مروۃ پر چڑھے تو آہستہ آہستہ چڑھے۔ جب مروۃ  
 کی چوٹی پر پہنچ جائے تو بالکل اسی طرح کرے جس طرح صفا  
 پر کیا تھا۔ یہ ایک چکر ہوا۔ اس کے بعد اسی طریقہ سے مروۃ  
 سے صفا جائے۔ یہ دوسرا چکر ہوا۔ پھر اسی طرح صفا سے  
 مروۃ، پھر مروۃ سے صفا، پھر صفا سے مروۃ، پھر مروۃ سے  
 صفا، پھر صفا سے مروۃ جائے۔ آخری چکر مروۃ پر ختم ہوا۔  
 ہر مرتبہ صفا اور مروۃ پر چڑھ کر اسی طرح حمد و توحید  
 بیان کرے اور دعا کرے جس طرح ابتداء میں صفا پر کی  
 تھی لے

لے حتی اذا صعدتا (قدماہ) مشی حتی اتی المروة ففعل علی المروة كما فعل علی  
 الصفا حتی اذا کان آخر طواف علی المروة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم جزء اول ص ۵۵) فطاف بین الصفا والمروة سعاً (صحیح بخاری کتاب المناسک  
 باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروة جزء ۲ ص ۱۹۵)  
 لے فیکبر سبع مراراً ثلاثاً یکبر ثم یقول لا اله الا الله..... الخ (مسند امام احمد  
 بلوغ الامانی جزء ۱۲ ص ۵۷ و سندہ صحیح)



**بال مُنْذِرَانَا يَكْتَرُوَانَا** | پھر سر کے بال مُنْذِرِوَانے۔  
یا کترِوَانے۔ پھر احرام اُتار دے۔

۱۔ عن جابر رض امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یجملوه عَمْرَةً ویطوفوا ثم یقصرُوا ویجملُوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جز ۲ ص ۱۹۶) عن ابن عباس رض لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَکَۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفاء والمروة ثم یجملُوا ویلقوا ویقصرُوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جز ۲ ص ۲۱۱) عن ابن عمر قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَکَۃ قال للناس من لم یکن منکم اھْذٰی فلیطف بالبیت وبالصفاء والمروة ویقصر ویجمل (صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب الدم علی المتمتع جز ۱ ص ۵۸)

عورتیں بال نہ منڈوائیں بلکہ تھوڑے سے بال کتر وادیں۔  
 احرام اتارنے کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم  
 ہو جاتی ہیں۔<sup>۲۴۹</sup>

---

۱۔ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على النساء  
 الحلق إنما على النساء التقصير (ابوداؤد كتاب الحج باب الحلق والتقصير جزء ۱  
 ص ۲۴۹ - سندہ حسن - نیل الاوطار جزء ۵ ص ۶)

۲۔ قالوا يا رسول الله اى الحلق قال كل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب  
 التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۴۵) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهلوا  
 من احرامكم بطواف البيت وبين الصفا والمروة وقصر وانتم اقيموا علالاً (صحیح  
 بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۴۶)

# حج

۱، ذوالحجہ کو امیر خطبہ دے اور مناسک حج کی تعلیم دے۔  
**مہیقات** | حج تمتع کرنے والوں کے لئے مکہ معظمہ ہی مہیقات  
 ہے۔ یہ لوگ مکہ معظمہ ہی میں حج کا احرام باندھیں گے۔

۱، اذا كان قبل الترویة بیوم خطب الناس فاخبرهم بمناسک (رواہ الحاکم  
 وسندہ صحیح، جزو اول ص ۷۶)

۲، عن جابر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اُعلننا ان نحرم اذا توجهنا الى  
 منی قال فأعلننا من الأبطح (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء  
 اول ص ۵)



**احرام** | حج کے لئے احرام کے تمام مسائل وہی ہیں جو عمرہ کے عنوان کے تحت بیان کر دئے گئے ہیں۔

۸، ذی الحجہ (یوم ترویہ)

۸، ذی الحجہ کو لے زوال کے بعد حج کا احرام باندھے۔

۱۵ عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان يوم الترویة تأهلوا بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التمتع والاقران والافراد جزء ۲ ص ۱۷۶) و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوه الاحرام جزء اول ص ۱۷ فلما كان يوم الترویة ورحنا الى منى اهللنا بالحج (صحیح مسلم عن ابی سعید کتاب الحج باب التخصیر فی العمرة جزء اول ص ۵۲)

۱۶ امرنا (رسول الله صلى الله عليه وسلم) عشية الترویة ان نهل بالحج (رواه البخاری تعليقا کتاب المناسک باب قول الله تعالى ذلك لمن لم يكن اهله حاقري المسجد الحرام جزء ۲ ص ۱۷ ورواه الاصحاح موصولا - فتح الباری - سند صحیح) ثم اهللنا من العشي بالحج (صحیح مسلم باب ما يلزم من طاف بالبيت وسعى جزء اول ص ۵۲۳)

پھر اس طرح کہ :-

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ<sup>۱</sup>

{ میں حاضر ہوں۔ اے اللہ میں حج کے لئے حاضر ہوں }

یا دو مرتبہ یہ کہ :-

لَبَّيْكَ حَجًّا<sup>۲</sup>

پھر یہ کہ :-

اللَّهُمَّ هَذِهِ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيهَا وَلَا سُمْعَةً<sup>۳</sup>

{ اے اللہ یہ حج ہے جس میں نہ ریاکاری ہے اور نہ ناکامی و نمود }

۱۔ عن جابر قد مناع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقول لبيك اللهم لبيك بالحج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من لبى بالحج وسماه جزر ۲ ص ۱۷۶)

۲۔ عن انس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بھما جميعا لبيك عمرة وحجا، لبيك عمرة وحجا (صحیح مسلم کتاب الحج باب اهل البیاء لبيك عمرة وحجا، اول ص ۵۲)

۳۔ رواه الضیاء بسند صحیح۔ مناسک الحج والعمرة للالبانی ص ۱۵

پھر تلبیہ کہتا ہوا منیٰ کو روانہ ہو جائے۔ تلبیہ کے

الفاظ یہ ہیں :-

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ  
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ  
وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ ،  
لَا شَرِيْكَ لَكَ -

(میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ،

تیرا کوئی شریک نہیں ، میں حاضر ہوں ۔ بے شک ہر قسم کی تعریف

اور خوبی تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے لئے

ہے ۔ تیرا کوئی شریک نہیں)

۱۔ عن ابی سعید فلما کان یوم الترویۃ و رُحنا الی منیٰ اهللنا بالج (صحیح مسلم کتاب الحج  
باب التقصیر فی العمرۃ جزر اول ص ۵۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اهلوا منیٰ را حوا (صحیح مسلم  
کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام جزء اول ص ۵۳)

۲۔ قال ابن عمر ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللهم لبیک .... الخ (صحیح بخاری کتاب  
المناسک باب التلبیۃ جزر ۲ ص ۲) و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ جزر اول ص ۴۸۵)



کبھی کبھی یہ لَبَّيْكَ بھی پڑھے :-

لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ۞

{ میں حاضر ہوں، اے الہِ برحق میں حاضر ہوں }

دورانِ حج لَبَّيْكَ کے ساتھ کبھی کبھی لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ بھی پڑھتا رہے۔

۱۰۔ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تلبیۃ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ۞ ابن ماجہ کتاب الحج باب التلبیۃ جزء ۲ ص ۲۱۶ - سندہ صحیح - فتح الباری ۱۵/۲ وبلوغ

(۱۵۴/۱۱)

۱۱۔ عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأتوا التلبیۃ حتی رأت جمرۃ العقبة الا ان یخلطوا بتکبیر او تکلیل (مسند احمد - سندہ صحیح -

بلوغ جزء ۱۱ ص ۱۸۳)

تلبیہ (یعنی لیتیک) بلند آواز سے پڑھتا ہوا جائے۔  
 منی پہنچ کر ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز بھی وہیں ادا  
 کرے۔

۱۰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فامرني ان امر  
 اصحابي ومن معي ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال (رواه الترمذی جز ۱ ص ۲۵۹)  
 صحیح ہو والالبانی۔ مناسک الحج للالبانی ص ۱۵)

۱۱ عن عبد العزيز سألت انس بن مالك قلت اخبرني بشيء عقلت عن النبي صلی اللہ  
 علیہ وسلم این سئل الظہر والعصر یوم الترویة قال بمئی (صحیح بخاری کتاب المناسک  
 باب این سئل الظہر یوم الترویة جز ۲ ص ۱۹۷)

ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا کی جائے یہ  
 جب تک منی میں رہے بیک پر ہٹتا رہے اور لبیک  
 کے ساتھ اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ بھی پڑھتا  
 رہے۔

۱۰ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمئی رکعتین (صحیح بخاری  
 کتاب المناسک باب الصلوۃ بمئی جز ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب  
 قصر الصلوۃ بمئی جز ۱ اول ص ۲۸)

۱۱ عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فماترك  
 التلبية حتى رمى جرة العقبة الا ان يخلطها بتكبير او تهليل (مسند احمد - سندہ صحیح  
 بلوغ ۱۱/۱۸۳)



## ۹ رذی الحجہ | (عَرَفَة)

**شبِ عرفہ** | مغرب اور عشاء کی نمازیں منیٰ ہی میں ادا کی جائیں یہ عشاء کی نماز دو رکعت پڑھی جائے یہ

**یومِ عرفہ** | ۹ رذی الحجہ کو فجر کی نماز بھی منیٰ میں ادا کرے، پھر طلوعِ آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے یہ

۱۔ فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالبحر وركب رسول الله - صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱)

۲۔ عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوة بمنی جزء ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب قصر الصلوة بمنی جزء اول ص ۱۸)

۳۔ فصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس.... فساد (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱)

راستہ میں بلند آواز سے بتیک یا اللہ اکبر  
کتا رہے۔

یا لبیک کے ساتھ اللہ اکبر یا لا الہ الا  
اللہ کتا رہے۔

① عرفات پہنچ کر وہاں کسی بھی مقام پر قیام کرے۔

۱۔ عن محمد بن ابی بکر الشقی انہ سأل انساً وھما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم  
تصنعون فی هذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہمل  
فلا ینکر علیہ ویکبر منا المکر فلا ینکر علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابن عمر قال غدونا مع  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکر (صحیح بخاری کتاب  
المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا من منی الی عرفۃ جزء ۲ ص ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب  
الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذھاب من منی الی عرفات جزء اول ص ۵۳)

۲۔ عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک التلبیۃ  
حتی رمی حمرة العقبة الا ان یخلطھا بتکبیر او تھلیل (مسند احمد - سندہ صحیح - بلوغ

(۱۸۲/۱۱)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت ھمھنا وعرفۃ کلھما موقف (صحیح  
مسلم باب ما جاء ان عرفۃ کلھما موقف جزء اول ص ۵۱۳)

اس قیام کے دوران "کَبَّيْكَ" یا "اللَّهُ أَكْبَرُ"  
پڑھتا رہے۔

! لَبَّيْكَ کے ساتھ "اللَّهُ أَكْبَرُ" یا  
"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھتا رہے۔

عن ابن بکر الثقفی انه سأل انس بن مالك ... كيف كنتم تسبحون  
في هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان يبل منا المهل فلا يترك عليه  
وكبر منا المكبر فلا يترك عليه (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة والتکبیر اذا دعا  
من منى الى عرفة جزء ۲ ص ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیة والتکبیر فی الذها  
من منى الى عرفات جزء اول ص ۵۳)

عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فما ترك التلبیة  
حتى رمى جمرة العقبة الا ان يخطى بتكبير او تحمیل (مسند احمد سند صحیح - بولغ ۱۱/۱۸۳)



② پھر زوال کے بعد اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو  
اور امیر حج کا خطبہ سُننے لے۔ امیر کو چاہیے کہ بطنِ وادی  
میں خطبہ دے لے خطبہ مختصر دے اور وقوفِ عرفات  
میں جلدی کرے (یعنی وقوف کے لئے جلد فارغ ہو جائے)

۱۔ شمس سالم ذیل جاء ابن عمر رضی اللہ عنہ وانا معہ یوم عرفة حین زالت الشمس  
فکانت عند صدق الحج فخرج وعلیہ لمحفة معصفرة فقال مالک یا ابا عبد الرحمن فقال  
الرواح ان كنت تريد السنة قال هذه الساعة قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک  
باب التعمیر - الرواح یوم عرفة جزء ۲ ص ۱۹۸) حتی اذا زالت الشمس امر بالقصواء فزلت  
۔ (صحیح مسلم عن جابر کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵)  
۲۔ دانی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) بطن الوادی فخطب الناس (صحیح مسلم کتاب الحج  
باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵)  
۳۔ قال سالم بن جابر ان كنت تريد السنة فاقصر الخطبة وعجل الوقوف .... قال  
من عمر صدق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التعمیر بالرواح یوم عرفة جزء ۲  
ص ۱۹۸)

خطبہ کے بعد عرفات ہی میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کرے۔ یہ نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی جائیں اور درمیان میں کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔  
 (۳) پھر عرفات ہی میں کسی بھی جگہ قبلہ رو ہو کر وقوف کرے۔ یہ وقوف غروب آفتاب تک جاری رہے گا۔

---

۱۔ ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اول ص ۵۱۵)  
 ۲۔ ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى الموقف ..... واستقبل القبلة فلم يزل واقفاً حتى غربت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اول ص ۵۱۵) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقفت ههنا وعرفة كلها موقف (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفة كلها موقف جزء اول ص ۵۱۳)

اس وقوف میں بتیک یا اللہ اکبر کتنا رہے یا  
ایک کے ساتھ اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ پڑھتا  
رہے۔

اس وقوف میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے۔

۱۔ عن محمد بن ابی بکر شقی انہ سأل النبی... کیف کنتم تصنعون فی هذا  
یوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصل منا المہمل فلا ینکر علیہ ویکبر  
منا المکبر فلا ینکر علیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیۃ والتکبیر اذا غدا  
من منی الی عرفۃ جز ۲ ص ۱۹۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب التلبیۃ والتکبیر فی الذفا  
من منی الی عرفۃ جز اول ص ۵۳)

۲۔ عن ابن مسعود قال لقد خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ترک  
التلبیۃ حتی رمی حجرۃ العقبة الا ان یخلطھا بتکبیر او تہلیل (مسند احمد - سندہ صحیح -  
بلوغ جزء ۱۱ ص ۱۸۲)

۳۔ عن اسامة کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعرفات فرفع یدہ یدعو  
زنسائی کتاب مناسک الحج باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفۃ - سندہ صحیح - نیل



# اروی الحجہ (یوم النحر)

شب یوم النحر | جب شفق کی زردی کچھ کم ہو جائے  
تو استغفر اللہ پڑھتا ہوا عرفات سے مزدلفہ  
کی طرف روانہ ہو جائے یہ  
راستہ میں لٹیک پڑھتا رہے یہ

۱۔ فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حتى غاب  
القرص وارف اسامة خلفه ودفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... حتی اتی  
المزدلفة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲)  
قال اللہ تبارک وتعالیٰ ثم افيضوا من حيث افاض الناس واستغفروا اللہ  
(البقرة - ۱۹۹)

۲۔ عن ابن عباس ان اسامة كان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة  
الی مزدلفة ثم ارف الفضل من المزدلفة الی منی قال فكلاهما قال لا لم یزل  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرة العقبة (صحیح بخاری کتاب المناسک  
باب التلبیة غداة النحر جزر ۲ ص ۲۱۲)

مزدلفہ پہنچکر اذان دی جائے، پھر اقامت کی جائے اور مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی جائے یہ

---

۱۰۰ حتی اتي المزدلفة فصلی بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزر اول ص ۵۱۲) عن ابن عمر قال حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء بجمع یس بینہما سجدة وصلی المغرب ثلاث رکعات (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفا الی المزدلفة جزر اول ص ۵۳۹)

پھر کچھ وقفہ کے بعد اقامت کہی جائے یہ اور عشاء  
 کی نماز دو رکعت ادا کی جائے یہ  
 مغرب اور عشاء کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھے یہ  
 نہ عشاء کے بعد کوئی نماز پڑھے یہ

۱۰ عن اسامة فصلى المغرب ثم اناخ كل انسان بعيره في منزله ثم اقيمت  
 الصلاة فصلى (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الجمع بین الصلاتین بالمرءة  
 جزء ۲ ص ۲۰) و صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة جزء  
 اول ص ۵۳۸

۱۱ عن ابن عمر قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء جمع  
 ..... صلى العشاء ركعتين (صحیح مسلم کتاب الحج باب الافاضة من عرفات الى  
 المزدلفة جزء اول ص ۵۳۹)

۱۲ قال جابر ولم يسبح بينهما شيئاً (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبي صلى الله  
 عليه وسلم جزء اول ص ۵۱۵)

۱۳ عن ابن عمر قال ولم يسبح بينهما ولا على اثر كل واحدة منهما (صحیح بخاری  
 کتاب المناسک باب من جمع بينهما ولم يتطوع جزء ۲ ص ۲۰)



پھر طلوع فجر تک لیٹا رہے یہ

**یوم النحر** ① جب صبح (صادق) ظاہر ہو جائے تو کافی

اندھیرے میں اذان اور اقامت کے بعد نماز فجر پڑھے۔

② نماز فجر کے بعد مشعر حرام جائے اور وہاں

وقوف کرے۔ یا مزدلفہ میں کہیں بھی وقوف کرے۔

۱۔ ولم یصبح بینہما شیئاً ثم اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلع الفجر

(صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱)

۲۔ وصلى الفجرین تبین له الصبح باذان واقامة (صحیح مسلم کتاب الحج باب

حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱) وصلى الفجر یومئذ قبل وقتها بغسل

(صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب زیادة التغلیس بصلاة الصبح یوم النحر جزء

اول ص ۵۱)

۳۔ حتی اتى المشعر الحرام (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جزء اول ص ۵۱)

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقفت صمنا وجمع کلھا موقف (صحیح

مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفة کلھا موقف جزء اول ص ۵۱)

اس وقوف میں قبلہ رو ہو کر دعا، تکبیر (یعنی اللہ اکبر،  
 اللہ سب سے بڑا ہے)، تہلیل (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، کوئی معبود،  
 حاکم اور شکل کُشا نہیں سوا اللہ کے)، توحید (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، کوئی معبود، حاکم اور  
 مشکل کُشا نہیں سوا اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)  
 اور تحمید (یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف) میں مصروف رہے۔

۱۹۸ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا  
 اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوا كَمَا هَذَا بِكُمْ (البقرة۔  
 فاستقبل القبلة ودعاه وكبره وهللّه ووقده) (صحیح مسلم کتاب الحج  
 باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۵)

۱۹۹ فاستقبل القبلة فحمد اللہ وكبره وهللّه ووقده (ابوداؤد کتاب  
 الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۵ وسندہ صحیح)

امام کو چاہیے کہ قزح نامی پہاڑ کے قریب وقوف کرے۔  
 پھر خوب روشنی ہو جانے کے بعد، طلوعِ آفتاب سے  
 پہلے جمرہٴ عقبہ روانہ ہو جائے۔

---

۱۔ عن علی قال فلما أصبح اتى قزح ووقف عليه وقال هذا قزح وهو الموقف  
 وجمع كلها موقف (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ كلها موقف صحیح الترمذی  
 جزء اول ص ۲۴۴ و ص ۲۴۵)

۲۔ فلم یزل واقفاً حتى اسفر جداً فذبح قبل ان تطلع الشمس ... حتى اتى  
 الجمرة (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۲)



③ یوم النحر کا تیسرا کام جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنا ہے۔  
 جمرہ عقبہ کو جاتے وقت راستہ میں مسلسل لبّیّات  
 کتار رہے۔ کبھی کبھی اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ  
 بھی کہے۔

۱۔ اخیر الفضل انہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک  
 باب التلبیۃ والتکبیر غداۃ النحر جز ۲ ص ۲۰۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارف  
 الفضل من جمع۔۔۔ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ  
 العقبۃ (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب ادامۃ الحاج التلبیۃ جز اول ص ۵۳)  
 ۲۔ فما ترک التلبیۃ حتی رمی الجمرۃ الا ان یخلطها بتکبیر او تسلیل (رواہ الحاکم  
 وسندہ صحیح۔ المستدرک جز اول ص ۴۶۲ ورواہ احمد۔ بلوغ جز ۱ ص ۱۸۲)

راستہ میں جب وادی مُحَسِّر سے گزرے تو وہاں سے  
کنکریاں چُن لے لے (اگر ۱۳ ارذی الحجہ کو بھی منی میں ٹھہرے  
تو کنکریوں کی تعداد ستر ہوگی اور اگر ۱۳ ارذی الحجہ کو  
منی میں نہ ٹھہرے تو کنکریوں کی تعداد اُنچاس ہوگی) ۴۹

۱۔ حتی دخل محسراً قال عیسیٰ الخنزف (صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب  
الحج باب استحباب اداۃ الحاج التلبیۃ جزء اول ص ۵۲) وفی روایۃ اذا دخل منی  
فعبط حین صبط محسراً قال عیسیٰ الخنزف (نسائی کتاب مناسک الحج باب من این  
یلقط الحصى جزء ۲ ص ۲۸ و سندہ صحیح)

۲۔ حتی اتی الحمرۃ التي عند الشجرة فرماها بسبع حصيات (صحیح مسلم کتاب الحج باب  
حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا  
روی الحمرۃ التي تلی مسجد منی یرمیها بسبع حصيات... ثم یاتی الحمرۃ الثانیة یرمیها  
بسبع حصيات... ثم یاتی الحمرۃ التي عند العتبة یرمیها بسبع حصيات (رواه  
البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب الدعاء عند الحمرتين جزء ۲ ص ۲۱۹ ورواه  
الاسمعیلی موصولاً وسکت علیہ الحافظ فتح الباری ۲/۳۳۳)

کنکریاں اتنی بڑی ہوں کہ حُطکی سے ماری جائیں۔<sup>۱۰</sup>  
کنکریاں چُٹنے کے بعد بطنِ محسّر سے تیزی سے گزر جائے۔<sup>۱۱</sup>  
پھر بیچ کے راستہ سے ہوتا ہوا جمرہ عقبہ پہنچ جائے۔<sup>۱۲</sup>

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بحصى الخذف الذی یرمی بہ بالحجرة  
(صحیح مسلم عن فضل بن عباس کتاب الحج باب استحباب اداۃ الخلاج التلبیۃ جسزہ  
اول ص ۵۳۶)

۱۱ حتی اتی بطن محسّر فک قلیلا (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم جزہ اول ص ۵۱۲) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسّر (رواہ  
النسائی عن جابر کتاب مناسک الحج باب الایضاع فی وادی محسّر جزہ ۲ ص ۳۹ و  
سندہ صحیح)

۱۲ ثم سلك الطريق الوسطی التي تخرج علی الجمرة الكبرى (صحیح مسلم کتاب الحج  
باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزہ اول ص ۵۱۲)



حجرۂ عقبہ پہنچ کر بطن وادی میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ  
 منی و اہنی جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب۔ اسی حالت میں  
 چاشت کے وقت حجرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارے۔ ہر  
 کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے۔

۱۔ رمی عبد اللہ من بطن الوادی ..... فقال والذي لا اله غيره هذا مقام الذي  
 انزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم وفي رواية جعل البيت عن يساره ومنى  
 عن يمينه رمى بسبع وفي رواية فرمى بسبع حصيات بكبر مع كل حصاة (صحیح بخاری  
 کتاب المناسک باب رمی الجمار من بطن الوادی جزء ۲ ص ۲۱۷ و باب رمی الجمار بسبع  
 حصيات و باب کبر مع كل حصاة جزء ۲ ص ۲۱۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب رمی الجمرة لبعثة  
 من بطن الوادی جزء اول ص ۵۴) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرة يوم النحر ضحی  
 (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص ۵۴)

آخری کنکری مارنے کے بعد کَبَّيْكَ کہنا بند کر دے۔

---

۱۵ عن الفضل لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى الجمرة العقبة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب التلبیة والتکبیر غداة النحر جز ۲ ص ۲۰۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب اداة الحاج التلبیة جز ۱ ص ۵۳۶) وفي رواية قطع التلبیة مع آخرها حصاة (صحیح ابن خزیمہ کتاب الحج باب قطع التلبیة اذا رمى الحاج جمرة العقبة - سندہ صحیح جز ۴ ص ۲۸۲)

④ حجرۃ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد یوم النحر کا جو تھا کام خطبہ ہے۔ جمرات کے درمیان امام خطبہ دے اور باقی لوگ خطبہ سُنیں یہ

⑤ خطبہ کے بعد اس دن کا پانچواں کام قربانی کرنا ہے۔ لہذا خطبہ ختم ہونے کے بعد منیٰ جائے اور قربانی کرے یہ

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس یوم النحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الخطبۃ ایام منیٰ جز ۲ ص ۲۱۵) عن ام الحصین قالت رأیتہ عین رمی الحجرۃ العقبۃ والنصف.... فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً کثیراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الحجرۃ العقبۃ یوم النحر ما کبیر جز ۱ ص ۵۴) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات (ابوداؤد کتاب الحج باب یوم الحج الاکبر جز ۱ ص ۲۴۵ وسندہ صحیح مناسک الحج والعمرة للالبانی ص ۳)

۲۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منیٰ فاتی الحجرۃ فرماھا ثم اتی منزلاً بمنی و نحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنۃ یوم النحر ان یرمی ثم ینحر جز ۱ ص ۵۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحرتم مھنا ومنی کلھما منحر فانحردا فی رھاکم (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما جاء ان عرفۃ کلھما موقف جز ۱ ص ۵۴)



قربانی کے جانور کی کھال، جھول وغیرہ سب خیرات  
کر دے۔

اگر قربانی کا جانور میسر نہ ہو تو قربانی کے بدلہ دس  
روزے رکھے۔ تین روزے وہیں ایام حج میں رکھے اور  
اور سات روزے گھر پہنچ کر رکھے۔

۱۰ عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ وان یقسم بدنہ  
کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بھذوالھدی  
جزر ۲ ص ۲۱۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب فی الصدقة لحوم الھدی جزر اول ص ۲۱۱)  
۱۱ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فمن لَحِمَ یَجِدُ فِصِیَامَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ  
فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةِ اِذَا رَجَعْتُمْ یَلُکَ عَشْرَةٌ کَامِلَةٌ (البقرہ ۱۹۶)

⑥ یوم النحر کا چھٹا کام بال مُنڈوانا یا کتروانا ہے۔  
 قربانی کے بعد سر کے بال مُنڈواوے یا کترواوے، مُنڈوانا  
 افضل ہے پہلے سیدھی طرف کے بال مُنڈوائے یا کتروائے  
 پھر الٹی طرف کے۔ عورتیں بال کتروائیں۔ مُنڈوائیں نہیں۔

۱۔ ثم اتی منزله بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذوا وأشار الى جانبه الایمن ثم الایسر (صحیح  
 مسلم کتاب الحج باب ان السنة یوم النحر ان یری ثم ینحر ثم یحلق جزء اول ص ۵۴) حلق  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہ وقصر بعضهم (صحیح بخاری کتاب المناسک  
 باب الحلق والتقصیر عند الاہلال جز ۲ ص ۲۱۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللهم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللهم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین  
 قالها ثلاثا قال وللمقصرین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر  
 عند الاہلال جز ۲ ص ۲۱۳) صحیح مسلم کتاب الحج باب تفصیل الحلق علی التقصیر جز  
 اول ص ۵۴)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر  
 (ابوداؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر جزء اول ص ۲۴۹۔ سندہ حسن۔ نیل ۵/۶)

ناخن بھی کترے ہے  
 پھر احرام اتار دے، جسم سے میل کچیل دور کرے،  
 نہانے اور حسب معمول کپڑے پہن لے ہے

---

۱۔ وقلم انظارہ (رواہ الحاکم فی کتاب الحج باب خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص ۴۵)  
 ۲۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ شُمَّ لِّیْقُضُوا تَفَثَهُمْ (الحج - ۲۹) قال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اهل حتی انحر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب  
 من لبس رأسه عند الاحرام وعلق جزر ۲ ص ۲۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ان القاذ  
 لا یتحلل الا فی وقت تحلل الحاج المفرد جزر اول ص ۵۱۹)



پھر قربانی کا گوشت پکائے۔ اگر کئی قربانیاں کی ہوں  
 تو ہر ایک میں سے کچھ گوشت لے کر اکٹھا پکائے، پھر اس  
 میں سے کچھ کھائے اور شوربا پیئے۔

---

۱۰ فخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا وستین بیدہ ثم اعطی علیاً فخر ما غیرواخرکہ  
 فی ہدیہ ثم امر من کل ید نہ بیضۃ فجعلت فی قدر فطیخت فاکلا من لحمها وشربا من  
 مرقعها (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۳)

قربانی کا گوشت خود بھی کھائے ، مساکین کو بھی کھلائے  
اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر لے یہ

۱۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فَكُلُوا مِنْهَا وَاطْعِمُوا الْبَائِسَ  
الْفَقِيرَ (الحج - ۲۸) قال تبارک وتعالیٰ فَكُلُوا مِنْهَا وَاطْعِمُوا الْقَائِلَ  
وَالْمُحْتَزَّ (الحج - ۳۶) عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ  
..... ان یقسم بدنہ کھا لھو کھا و جلودھا و جلالھا و فی روایت لمسلم فی المساکین  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب یتصدق بجلود الھدی جزر ۲ ص ۲۱۱ و صحیح مسلم  
کتاب الحج باب فی الصدقة بلعوم الھدی جزر اول ص ۵۵) قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کلاوا و تزودوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یاکل من البدن  
جزر اول ص ۲۱۱)

④ یوم النحر کا ساتواں کام طوافِ افاضہ ہے۔ احرام اتارنے کے بعد خوشبو لگائے اور مکہ معظمہ جا کر کعبہ کا طواف کرے۔

طواف اُسی طریقہ سے کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کیا تھا۔ البتہ اس طواف میں رمل نہ کرے۔ یعنی اگر ٹکرنے چلے۔

۱۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج - ۲۹)  
 قالت عائشة طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیّ ہاتین حین احرم  
 ولحله حین اهل قبل ان یطوف (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الطیب بعد ری  
 البحار جزء ۲ ص ۲۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الطیب للمحرم جزء اول ص ۲۸) ان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب  
 طواف الافاضة یوم النحر جزء اول ص ۵۴)

۱۶ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل من السبع انذی افاض  
 فیہ (ابوداؤد، کتاب الحج باب الافاضة فی الحج جزء اول ص ۲۸ وسندہ صحیح - صحیح ابن  
 حزمیة ۴/۳۵ والمستدرک جزء اول ص ۴۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم  
 سعی ثلاثہ اطواف ومشی اربعۃ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبيت  
 جزء ۲ ص ۱۸)



طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے۔  
 (۸) یوم النحر کا آٹھواں کام صفا و مروہ کے درمیان  
 سعی کرنا ہے۔ طواف کعبہ کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان  
 اسی طریقہ سے سعی کرے جس طریقہ سے عمرہ میں کی تھی یہ

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمة اذا اقيمت صلاة الصبح فطوفی علی  
 بحیرک والناس یصلون ففعلت ذلک فلم تصل حتی خرجت (صحیح بخاری کتاب  
 المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجاً من المسجد جزر ۲ ص ۱۸۹) قدم النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبيت سبعا و صلی خلف المقام رکعتین (صحیح بخاری  
 کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام جزر ۲ ص ۱۹)  
 ۲۔ عن عائشة رفا قالت فطاف الذین كانوا اهلوا بالعمرة بالبيت وینا لصفا  
 والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافاً واحداً بعد ان رجوا من منی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب  
 کیف تمحل الحائض جزر ۲ ص ۱۷۲) عن ابن عباس فاذا فرغنا من المناسک حبنا  
 قطفنا بالبيت وبالصفا والمروة (رواه البخاری تعلیقاً فی باب قول اللہ تعالیٰ :-  
 ذلک لمن لم یکن حاضراً المسجد الحرام جزر ۲ ص ۱۷۲) ووصله الاسماعیلی (فتح الباری)

⑨ یوم النحر کا نواں کام : پھر امام کو چاہیئے کہ ظہر کی نماز پڑھائے۔ نماز کے بعد ہر شخص کو چاہیئے کہ چاہ زمزم پر جائے اور آب زمزم پیئے۔ اور خوب سیر ہو کر پیئے۔ پھر کچھ دیر قیلولہ کرے۔

۱۔ ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فافاض الى البيت فصلى بمكة الظهر فاتى بنى عبد المطلب ليسيقون على زمزم .... فشرب منه (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم جزء اول ص ۵۱۳)

۲۔ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان آية ما بينا وبين المنافقين انهم لا يتصلحون من زمزم (ابن ماجة ابواب المناسك باب الشرب من زمزم وسنده صحيح - ابن ماجة مع شرح للسندی جزء ۲ ص ۲۵)

۳۔ عن ابن عمر انه طاف طوافاً واحداً ثم يقيّل ثم يأتى منى یعنی یوم النحر ورفعه عبد الرزاق (صحیح بخاری کتاب المناسك باب الزيارة یوم النحر جزء ۲ ص ۲۷ و

وصل الحديث المرفوع عن عبد الرزاق ابن خزيمة والاسماعيلي - فتح الباری ۲/۳۱۶ - سندہ صحیح)

عہ قیلولہ کے معنی دوپہر کو سونا۔

⑩ یوم النحر کا دسواں کام : پھر منیٰ واپس چلا جائے۔  
 امام کو چاہیے کہ منیٰ پہنچ کر پھر نمازِ ظہر پڑھائے۔ (جن  
 لوگوں نے مکہ معظمہ میں ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ منیٰ میں نمازِ  
 ظہر ادا کر لیں)

⑪ اب منیٰ میں قیام کرے اور اس قیام کے دوران  
 کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔

---

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلى الظهر بمنى (صحیح  
 مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاضة یوم النحر جزا اول ص ۵۴)  
 ۲۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فَإِذَا أَقَضْتُمْ هُنَا سِکْکُمْ فَأَذْکُرُوا  
 اللہَ کَذِکْرِکُمْ آبَاءَکُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِکْرًا (البقرة - ۲۰۰)



## ارذی الحجۃ

ارذی الحجۃ کی رات اور دن منیٰ میں گزارنے اور چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔  
 اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔  
 اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے۔

- ۱۔ ان العباس استأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبیت بمكة ليالي منى (اجل سقاية فاذن له) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب هل يبیت ۱۵ لسقاية او غیرهم بمكة ليالي منى جزر ۲ ص ۲۱۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبيت بمنى ليالي التشریق جزر اول ص ۵۲۹)
- ۲۔ عن ابن عمر صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوة بمنى جزر ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب قمر الصلوة بمنى جزر اول ص ۲۸)
- ۳۔ قال الله تبارك وتعالى :- وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ (البقرة ۲۰۳)
- ۴۔ قال الله تعالى :- وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (الحج ۲۸)

ارتاریح کو زوال کے بعد تینوں جمروں پر کنکریاں  
مارے۔

پہلے جمرہ دنیا پر جائے اور اُس پر سات کنکریاں مارے۔  
ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے، پھر آگے  
بڑھے اور ہموار زمین پر قبیلہ کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑا  
رہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔

۱۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجۃ یوم النحر صبحی اما بعد فاذا زالت الشمس  
(صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص ۵۴۴)  
۲۔ عن ابن عمر انہ کان یرمی الحجۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاة  
ثم یتقدم حتی یشہل فیقوم مستقبل القبلة فیقوم طویلاً ویعود یرفع یدیه....  
فیقول ہکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ (صحیح بخاری کتاب المناسک  
باب اذکار الحمرین یقوم جزء ۲ ص ۲۱۸)

پھر حجرہ وسطیٰ پر جائے اور اس پر بھی سات کنکریاں  
مارے، ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہے،  
پھر بائیں طرف ہموار زمین پر جو وادی کے قریب ہے  
جائے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے طویل قیام کرے اور ہاتھ  
اٹھا کر دعا مانگے یہ

---

۱۔ عن ابن عمر.... ثم يرمي الوسطى (وفى رواية فيرميها بسبع حصيات يكبر كلما  
رمى بحصاة) ثم يأخذ ذات الشمال فيستعمل وليقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلاً  
ويدعو ويرفع يديه وليقوم طويلاً.... فيقول هكذا رأيت النبي صلى الله عليه  
وسلم يفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا رمى الجمرتين ليقوم وباب الدعاء  
عند الجمرتين جز ۲ ص ۲۱۹)



پھر بطن وادی میں جا کر جمرۃ العقبہ کے پاس اس طرح کھڑا  
 ہو کہ کعبہ بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب، پھر اس  
 جمرہ پر بھی سات کنکریاں مارے، ہر کنکری مارتے وقت  
 اللہ اکبر کہے۔

---

۱۔ عن عبد الرحمن انه حج مع ابن مسعود فراه يرمى الجمرۃ الكبرى بسبع حصيات  
 فجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه (وفي رواية فاستبطن الوادي....  
 فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال من طهنا والذي لا اله غيره قام الذي  
 انزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب  
 من رمى جمرۃ العقبۃ فجعل البيت عن يساره وباب يكبر مع كل حصاة جزء ۲ ص ۲۱۸}

اس جمرہ پر وقوف نہ کرے بلکہ فوراً واپس چلا  
آئے۔

---

۱۰ عن ابن عمر بآتی الحجرة التي عند العقبة فيرميها بسبع حصيات يكبر عند كل  
حصاة ثم ينصرف ولا يقف عندها (وفي رواية ثم يرمي الحجرة ذات العقبة من  
بطن الوادي ولا يقف عندها) {صحیح بخاری کتاب المناسک باب الدعاء عند  
الحجرتين وباب اذاري الحجرتين جزء ۲ ص ۲۱۹}

## ۱۲ ار ذی الحجہ

۱۲ تاریخ کی رات منی میں گزائے، پھر دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔  
 اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔  
 اس قیام کے دوران قربانی بھی کی جاسکتی ہے۔

۱۳ ان لعباس استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی  
 حل سقایۃ فاذن له (صحیح بخاری کتاب المناسک باب هل یبیت اهل  
 سقایۃ وغیرہم بمکۃ لیالی منی جزم ۲ ص ۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب  
 بیت بمنی لیالی التشریق جزء اول ص ۵۴۹)

۱۴ قال اللہ تعالیٰ: وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ  
 (البقرہ - ۲۰۳)

۱۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ  
 مَّغْلُوبَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (الحج - ۲۸)



۱۲، تارتخ کو بھی چار رکعت کے بجائے دو رکعت

پڑھتا رہے۔

۱۲، تارتخ کو بھی زوال کے بعد اُسی طرح تینوں جہوں

پر کنکریاں مارے جس طرح ۱۱، تارتخ کو ماری تھیں۔

۱۵ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمئی رکعتین (صحیح بخاری  
کتاب المناسک باب الصلوة بمئی جزء ۲ ص ۱۹۷ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب  
قصر الصلوة بمئی جزء اول ص ۲۸)

۱۶ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للراحة ان یرویوا ما یدیعوا یوماً (صحیح  
ابن خزيمة کتاب الحج باب الرخصة للراحة ان یرویوا ما یدیعوا یوماً - سندہ صحیح - ابن خزيمة  
جزء ۴ ص ۳۱۹) رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحجارة یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت  
الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص ۷۷)

کنکریاں مارنے کے بعد اگر چاہے تو مکہ معظمہ واپس چلا جائے۔

## ۱۳ ذی الحجہ

اگر ۱۲ تاریخ کو مکہ معظمہ نہ چلے تو ۱۳ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارے اور دن کے وقت زوال تک وہیں قیام کرے۔  
زوال کے بعد تینوں جمروں پر حسب سابق کنکریاں مارے۔  
اس قیام کے دوران بھی چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔

۱۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة - ۲۰۳)  
۲۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ: وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة - ۲۰۳) عن جابر  
رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحجۃ یوم النحر ضحیٰ واما بعد فاذا زالت الشمس (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وقت استحباب الرمی جزء اول ص ۵۴۴) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص  
للرعاة ان یرموا یوما ویدعوا یوما (صحیح ابن خزیمہ کتاب الحج باب الرخصة للرعاة بسندہ صحیح - جزء ۲ ص ۳۱۹)

۳۔ عن ابن عمر صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلوة بمنی جزء ۲ ص ۱۹۷ صحیح مسلم کتاب الصلوة باب قصر الصلوة بمنی جزء اول ص ۲۸)  
۴۔ قال اللہ تعالیٰ وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ (البقرة - ۲۰۳)

کنکریاں مارنے کے بعد منی سے : پس مکہ معظمہ چلا  
جائے۔<sup>۱۵</sup>

پھر البطح کے مقام پر یا اپنی منزل میں ظہر، عصر، مغرب  
اور عشاء کی نماز پڑھے۔<sup>۱۶</sup>

۱۵۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : فَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة-۲۰۳)  
۱۶۔ قال عبد العزيز سألت انس بن مالك..... فاین صلی العصر یوم النفر  
قال بالابطح (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲  
ص ۲۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب طواف الافاق یوم النحر جزء اول ص ۵۴۸)  
قال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ورقد  
رقدًا بالمحصب (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالابطح جزء ۲  
ص ۲۱) قال ابن عباس لیس التحصیب بشیء انما هو منزل نزلہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المحصب جزء ۲ ص ۲۲۲ و صحیح مسلم  
کتاب الحج باب استحباب النزول بالمحصب جزء اول ص ۵۴۸)



## والیسی

جب اپنے گھر کو روانہ ہو تو کعبہ جگہ پر طوافِ اربعہ  
کرے لیکن اس طواف میں رُکُل نہ کرے یہ  
طواف کے بعد حسب معمول مقامِ ابراہیم پر دو رکعت  
پڑھے یہ

۱۔ رقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقدۃ بالمحصب ثم ركب الی بیت فطاف بہ  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی العصر یوم النفر بالذبیح جز ۲ صفحہ ۲۲)  
عن ابن یاس امر الناس ان یكون آخر عہدہم بالبیت (صحیح بخاری کتاب المناسک  
باب طواف الوداع جز ۲ صفحہ ۲۲) صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع  
اول صفحہ ۵۵۵) اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعی طواف اس او یستقی ارید  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب من طاف بالبیت جز ۲ صفحہ ۲۲)  
۲۔ قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعۃ وثنی خلف امام کثیر  
(صحیح بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خلف امام جز ۲ صفحہ ۲۲)

جب سفر شروع کرے اور سواری پر بیٹھ جائے تو  
 بن مرتبہ اللہ کے آگے کہے اور وہی دُعا پڑھے جو  
 گنہ سے روانگی کے وقت پڑھی تھی (یہ دُعا عمرہ کے بیان  
 میں گذر چکی ہے) اُس دُعا کے بعد یہ کلمات پڑھے :-

اَيُّبُوْنَ تَايُّبُوْنَ عَابِدُوْنَ

لِرَبِّنَا حَمْدٌ وَّ

{ ہم تو طے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں،

اپنے رب کی تعریف کر رہے ہیں }

۵۔ ان اللہ علیہ وسلم ذالاستوی علی بعیرہ رحبا الی سفر کبر  
 لما ثم قال سبحان الذی سخر لنا... الخ واذارجع قافلن وراذ فیھن نبون  
 نبون... الخ (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا ركب جزء اول ط ۶۷)

مکہ معظمہ سے جب نکلے تو ثنیۃ السفلی سے نکلے یہ  
 واپسی میں ذی طوی میں ایک رات گزارے یہ

---

۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل مکة من الثنية العليا وخرج من  
 الثنية السفلى (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من این یدخل مکة جزء -  
 ص ۵۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکة من الثنية العليا والخروج  
 منها من الثنية السفلى جزء اول ص ۵۲)

۲۔ عن ابن عمر رضوانہ ..... اذا فرمى بذي طوى وبات بها حتى يصبح  
 فان يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك (رواه البخاری  
 حقیقا فی کتاب المناسک باب من نزل بذي طوى اذا رجع من مكة جزء -  
 ص ۵۲)



راستہ میں جب کوئی ٹیلا وغیرہ آئے تو اس کی بلندی  
 پر پیر غیر مرتب اللہ اکبر کے پھر یہ کلمات پڑھے :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
 الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 آيُّوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ  
 سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ  
 صَادِقِ اللَّهِ وَعْدَهُ وَنَصْرِ  
 عَبْدِهِ وَهَزْمِ الْأَحْزَابِ وَحْدَهُ

نہ کان مولی اللہ علی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من حج او عمرۃ یکر علی  
 کل شریک من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ ..... (صحیح)  
 بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا اراد سفرا ورجع جز ۸ ص ۸۰ و صحیح  
 مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا قفل من سفرا الحج وغیرہ جز ۱ اول ص ۵۵

(ترجمہ)

{ نہیں کوئی حاکم و معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہت ہے، ہر قسم کی تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم ٹوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اُس نے اکیلے ہی لشکروں

کو شکست دی }

جب اپنے شہر میں پہنچے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے یہ

۱۔ عن حب بن مالک کان رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدأ بالمسبح فیرکع فیہ رکعتین (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوة تبوک جزر ۶ ص ۵ و صحیح مسلم کتاب التوبة باب حدیث توبة کعب ابن مالک جزر ۲ ص ۵)

# متفرق مسائل

## احرام

① مرد، اگر جوتی نہ ملے تو، موزے پہن سکتا، ہر بشرطیکہ وہ ان کو اتنا کاٹ دے کہ ٹخنے کھل جائیں یہ عورت ہر حالت میں موزے پہن سکتی ہے، کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ..... ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعما اسفل من الکعبین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۸ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم کج او عمرۃ وما لا یباح جزء اول ص ۲۸ واللفظ للبخاری)  
۲۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخص للنساء فی الخفین (مسند احمد وسندہ جید۔ بلوغ جزء ۱ ص ۱۹۶)



② ۴) مُرد، اگر تہ بند نہ ملے تو، پا جامہ پہن سکتا ہے۔

③ ۳) حالتِ احرام میں نہانا اور سر دھونا جائز ہے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم يجد الازار فليلبس السراويل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل جزء ۳ ص ۲) و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما يباح للمحرم من الحج او عمرة جزء اول ص ۸۱ واللفظ للبخاری) ۲۔ کان ابن عمر اذا دخل ادى الحرم ..... و يغتسل ويحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان يفعل ذلك (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال عند دخول مكة جزء ۲ ص ۷۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب المبيت بندي طوى عند ارادة دخول مكة جزء اول ص ۵۲ واللفظ للبخاری) سئل ابو ایوب کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يغسل رأسه وهو محرم ..... فصب على رأسه ..... وقال هكذا رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يفعل (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاغتسال للمحرم جزء ۳ ص ۲)

④ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہیں :-

- (۱) بڑی (یعنی خشکی) کا شکار کرنا یا
- (۲) شکار کرنا یا شکار میں کسی قسم کا تعاون کرنا۔
- (۳) زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا۔

س۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (المائدة - ۹۶)

۲۔ قلنا انا کل لحم صید ونحن محرمون..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منکم احدا مرء ان یجمل علیہا او اشار الیہا قالوا لا قال فکلوا (وفی روایۃ لمسلم اشترتم او اعنتم او اصدمتم) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب لا یشیر المحرم الی الصید جزء ۳ ص ۱۶ و صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم الصید للمحرم جزء اول ص ۱۶۹)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تلبسوا من الثیاب شیئاً من زعفران اور ورس (صحیح بخاری کتاب المناسک باب لا یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم من الثیاب جزء اول ص ۱۶۸)

۲ جماع اور جماع کے متعلقات گناہ کے

کام اور جنگ و جدال

۵ مرد کو دو چادروں کے علاوہ کوئی اور کپڑا

پہننا

(۶) نکاح کرنا یا نکاح کرانا یا نکاح کا بیغنام

بھیجنا

۱۷ قال الله تبارك وتعالى: الْحَجَّ أَشْهُرٌ مَّحْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَّصَ  
فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (البقرة-۱۱۹)  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثَمَّ يَكْلُوا..... وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ

(صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۷۱)

۱۸ لبس رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاره ورداءه (صحیح بخاری کتاب المناسک  
باب ما یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۶۹) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثَمَّ  
يَكْلُوا..... وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطَّيِّبُ وَالثِّيَابُ (صحیح بخاری کتاب

المناسک باب یلبس المحرم من الثیاب جزء ۲ ص ۱۷۱)

۱۹ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَا يَنْكِحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ (صحیح مسلم

کتاب النکاح باب تحريم نکاح المحرم جزء اول ص ۵۹)



(۷) بال کترنا یا مُنڈوانا۔

(۸) سُر مہ لگانا۔

(۹) خوشبو لگانا۔

۱۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : وَلَا تَخْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ  
فَجِلَّتْهُ (البقرة - ۱۹۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ثم یخلوا ویخلقوا او  
یقصرّوا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ جزر ۲ ص ۲۱۳)  
۲۔ ان عمر بن عبید اللہ رمدت عینہ فاراد ان یکملھا فنھاہ ابان ابن عثمان وامرہ  
ان یضمدھا بالصبر وحدث عن عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قد  
ذلک (صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز مداواة المحرم عینہ جزر اول ص ۲۹)  
۳۔ قال جابر قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم ین معہ ہدی فلیحلل  
قال قلنا ای الحل قال الحل کلمہ قال فاتینا النساء ولبسا الثیاب وفسد  
الطیب (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجوب الاحرام بزر اول ص ۵) قال ثم  
یخلوا.... ومن كانت معہ امرأتہ فھی لہ حلال والطیب (صحیح بخاری کتاب الحج باب  
ما یلبس المحرم من الثیاب ۲)

(۱۰) عورت کو نقاب ڈالنا اور دستاں پہننا۔

(۱۱) ایسا کپڑا پہننا جس میں زعفران سے مرکب

کوئی خوشبو لگی ہوئی ہو۔

⑤ حالتِ احرام میں دھوپ سے بچنے کے لئے سایہ

کرنے کی اجازت ہے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلتفت المرأة المحرمة ولا تلبس القفازین (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمة جز ۳ ص ۱۹)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی یلک فاعسہ ثلاث مرات اما الحجة (وفی رواية لمسلم وعليها خلق) فانزعها (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یباح للمحرم من سجادة جزء اول ص ۲۸۲ و ص ۲۸۳ و صحیح بخاری کتاب المناسک باب غسل الخلق ثلاث مرات جز ۲ ص ۱۶ واللفظ لمسلم)

۳۔ قالت ام الحصین رأیت اسامة وبلاوا واحدهما اخذ بخطام ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبه لیستره المحرمتی رمی جرة العقبة (صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب رمی الجرة العقبة یوم النحر اکبا جزء اول ص ۵۲۳)

⑥ حالتِ احرام میں مندرجہ ذیل جانوروں کو مار سکتا ہے :-

۱۔ کوّا جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہو۔

۲۔ چیل،

۳۔ چوہا،

۴۔ بچھو،

۵۔ کٹ کھنا کتا لہ،

۶۔ سانپ اور

۷۔ حملہ کرنے والے درندے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق لقتلھن فی الحرم : الغراب (وفی رواية لمسلم الغراب الابقع) والحداة والعقرب والفارة والكلب العقور (صحیح بخاری کتاب المناسک باب ما یقتل المحرم من الدواب جز ۳ ص ۱۷۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی الحل والحرم جز ۱ ص ۲۹۳) ۱ لہ سأل رجل ابن عمر ما یقتل الرجل من الدواب وهو محرم قال حدیثی احدی نسوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یأمر بقتل الکلب العقور..... والحیة (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی الحل والحرم جز ۱ ص ۲۹۲) ۲ لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل المحرم السبع العادی..... (رواہ الترمذی عن ابی سعید وحسنہ جز ۱ ص ۲۶)



④ حج افراد کرنے والا اگر مہیقات پر احرام باندھ کر کسی مجبوری سے سیدھا منی یا عرفات پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے

اگر کسی مجبوری سے دیر ہو جائے تو اگر یوم عرفہ یا شب یوم النحر کو عرفات میں قیام کر لے اور مزدلفہ میں امام کے ساتھ نماز فجر میں شریک ہو جائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔

۱۔ عن عروۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المزدلفۃ حین یرجع الی الصلوۃ فقلت یا رسول اللہ انی جئت من جبل علی اکللت راہلتی و اتعبت نفسی واللہ ما ترک من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد صلوۃنا ہذہ و وقف معنا حتی یدفع وقد وقف بعرفۃ قبل ذلک بیلا و کھارا فقد تم حجہ و قضی تفتہ (رواہ الترمذی و صححہ کتاب الحج باب ما جاء من ادرك الامام بحج فقد ادرك الحج جزء اول ص ۲۷)

- ⑧ حالتِ احرام میں اگر عورتوں کے سلسلے میں مرد آجائیں  
تو عورتیں اپنے چہروں پر چادر لٹکالیں۔  
⑨ احرام کی تمام پابندیوں سے قربانی کے بعد آزادی  
مل جاتی ہے۔

۱۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت کنا نغطي وجوهنا من الرجال وکنا نمتشط قبل  
ذلك في الاحرام (رواه الحاكم وسنده صحيح - المستدرک کتاب المناسک باب  
تغطية الوجه للمحرمه جزء اول ص ۵۵) ورواه ابن خزيمة وسنده صحيح - (۲/۲۳۳)  
۲۔ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحل حتى بلغ الهدي محله (صحيح بخاری کتاب  
المناسک باب الذبح قبل الحلق جزء ۲ ص ۲۱۳) وصحيح مسلم کتاب الحج باب في نسخ  
التحلل من الاحرام جزء اول ص ۵۵) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا اهل  
حتى انحر (صحيح بخاری کتاب المناسک باب من لبث راسه عند الاحرام جزء ۲ ص ۲۱۳  
وصحيح مسلم کتاب الحج باب بيان ان القارن لا يتحلل الا في وقت تحلل الحاج  
المفرد جزء اول ص ۵۹)

⑩ حج افراد اور حج قرآن کا احرام مقررہ مہینے یعنی یکم شوال سے ۱۰ ذوالحجہ کی درمیانی مدت ہی میں باندھا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہیں ہے۔

⑪ مندرجہ بالا مدت میں ۱۰ ذوالحجہ کی رات شامل ہے۔ دن شامل نہیں ہے۔

---

۱۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّحَلُّوْمَاتٌ (البقرة ۱۹۷)  
 عن ابن عمر اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّحَلُّوْمَاتٌ قال شوال وذوالقعدة وعشرون  
 ذی الحجۃ (دارقطنی کتاب الحج جلد ۲ ص ۲۵۸۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری ج ۴ ص ۱۶۴)  
 ۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرك عرفة قبل ان يطلع الفجر فقد  
 ادرك الحج رواه الترمذی فی ابواب تفسیر سورة البقرة وسندہ صحیح۔ جلد اول  
 ص ۳۳



⑫ اگر یوم النحر کی شام ہو جائے اور طوافِ افاضہ کیلئے نہ جاسکے تو پھر اُسی طرح مُحَرَّم ہو جائے گا جس طرح رمی سے پہلے تھا، احرام بھی پہننا ہوگا۔ احرام کی پابندیاں طوافِ افاضہ تک باقی رہیں گی۔ لے

## طوافِ کعبہ

① اگر عورت اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے طوافِ افاضہ نہ کر سکے تو جب غسل کر کے پاک ہو جائے اُس وقت طواف کرے۔

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اتممت مسیتم قبل ان تطوفوا بهذا البيت عدتم حرما کھیتکم قبل ان ترموا بالحجارة حتى تطوفوا به (مسند احمد عن ام سلمة) سندہ صحیح۔ مناسک الحج والعمرة للالبانی ص ۳۳

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لحائشۃ) افعلی کما یفعل الحج غیر ان لا تطوفی بالبيت حتى تطهری (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضی الحائض المناسک کلھا الا الطواف جزر ۲ ص ۱۹۵)

- ② اگر عورت اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے طوافِ وداع نہ کر سکے تو وہ بغیر طوافِ وداع کے اپنے گھر جاسکتی ہے۔<sup>۱</sup>
- ③ عمرہ کے طواف کے علاوہ دوسرے طوافوں میں عورتوں کو نقاب ڈالنی چاہیے۔<sup>۲</sup>

۱۔ عن عائشةؓ أنّ صفیة بنت حبیب زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضت فذكرت ذلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أحابستنا ہی قالوا انھا قد أحاضت قال فلا اذا (صحیح بخاری کتاب المناسک باب اذا حاضت المرأة بعد ما حاضت جزء ۲ ص ۲۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع جزء اول ص ۵۵ واللفظ للبخاری)

۲۔ عن عائشةؓ انھا كانت تطوف بالبيت وھی متقبحة (مصنف عبد الرزاق جزء ۵ ص ۲۵ رجال ثقات وسنده صحیح)

④ طوافِ کعبہ نماز کے مثل ہے، البتہ اس میں بولنا جائز ہے لیکن صرف نیک بات کہئے۔ دورانِ طواف پانی پینا جائز ہے۔<sup>۱۷</sup>

⑤ بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے طواف سواری پر کیا جاسکتا ہے۔<sup>۱۸</sup>

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الطواف بالبيت مثل الصلوة الا انکم تتکلمون فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر (صحیح ابن خزيمة کتاب مناسک الحج باب الرخصة فی التکلم بالخیر فی الطواف جز ۴ ص ۲۲۲ وسندہ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی ص ۲۲ وابن خزيمة ۲۲۲<sup>۱</sup> والمستدرک ۲۵۹)

۱۸ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب ماء فی الطواف (رواہ الحاکم کتاب الحج باب الحج من البيت۔ سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص ۴۶)

۱۹ عن ام سلمة قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبة (صحیح بخاری کتاب المناسک باب المریض یطوف راکبا جز ۲ ص ۱۹)



⑥ اگر عورتیں کعبہ کے اندر جائیں تو مردوں کو باہر کر دیا جائے۔

⑦ عورتیں کعبہ کا نقلی طواف رات کے وقت کریں۔

عورتوں کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہو کر طواف نہیں کرنا چاہیے بلکہ اُن کے اور مردوں کے درمیان کوئی پردہ وغیرہ ہونا چاہیے۔

⑧ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو طواف کرائے تو اُس کو

اپنے جسم سے رسی وغیرہ سے نہ باندھے بلکہ ہاتھ پکڑ کر طواف کرائے۔

۱۔ کانت عائشة تطوف حجرة من الرجال لا تخالطهم.... يخرج من منكرات الليل فيطعن مع الرجال..... ولكنهن كن اذا دخلن البيت فمن حتى يدخلن وخرج الرجال (رواه البخاری تعلیقاً کتاب المناسک باب طواف النساء مع الرجال جزء ۲ ص ۱۸۷ ورواه عبد الرزاق موصولاً فی کتاب الحج جزء ۵ ص ۶۷ وسندہ صحیح)

۲۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ وهو یطوف بالکعبۃ بالسان ربطیدہ الی انسان بسیر او بنحیط او بشیء غیر ذلک فقطعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم قال قدہ بیدہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الکلام فی الطواف جزء ۲ ص ۱۸۷)

④ بیمار عورت طوافِ کعبہ کے بعد کی دو رکعتیں  
مسجدِ حرام کے باہر جا کر پڑھ سکتی ہے۔ یہ للہ

لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... اراد الخروج ولم تکن ام سلمة طافست  
بالبيت وادارت الخروج فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقيمت صلوة  
الصبح فطوفي على البعيرك والناس يصلون ففعلت ذلك فلم تصل حتى خرجت (صحیح  
بخاری کتاب المناسک باب من صلی رکعتی الطواف خارجاً من المسجد جزء ۲ ص ۱۸۹)  
للہ نوٹ :- طواف میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا  
وَالْاٰخِرَةِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی حدیث غیر محفوظ ہے (حواشی علامہ سندری  
علی ابن ماجہ جلد ۲ ص ۲۲۵) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے (بلوغ  
الامانی جزء ۱۲ ص ۶۹) رَبَّنَا اِنَّا... کے علاوہ طواف کی تمام دعائیں سنداً  
ضعیف ہیں (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۴) بعض کتابوں میں ہر حجر کی علیحدہ علیحدہ  
دعائیں لکھی ہوئی ہیں یہ تمام دعائیں گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بدعت ہے۔  
کعبہ کو دیکھ کر ”اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِیْفًا....“ پڑھنا ثابت  
نہیں، سند ضعیف ہے (نیل الاوطار جزء ۵ ص ۳)



# حج اور عمرہ کے علاوہ کعبہ کے متعلق دوسرے مسائل

- ① کعبہ کے اندر اگر جائے تو بیٹھ کر حمد و ثنا کرے اللہ اکبر کہے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھے پھر سامنے والی دیوار کی طرف مائل ہو اور اس پر سینہ، رخسار اور دونوں ہاتھ رکھے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر کہے اور دُعا مانگے۔ پھر باقی تمام دیواروں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔
- ② ملتزم (یعنی باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیانی حصہ سے رخسار، دونوں ہاتھ اور سینہ چمٹائے لے حجر اسود پر سجدہ کرے۔

۱۔ عن اسامة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت فجلس وحمد الله واثني عليه وكبر وهلل ثم مال الى ما بين يديه من البيت فوضع صدره عليه وخده ويديه ثم كبر وهلل ودعا فحل ذلك بالاركان كلها (نسائي كتاب الحج باب وضع الصدر على ما استقبل من دبر الكعبة جزء ۲ ص ۲۸۔ رجال رجال الصحيح - نيل ۵ - سند صحيح)

۲۔ قام عبد الله بن عمرو بن العاص بين الحجر والباب وألصق صدره ويديه وخده اليه ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع (مصنف عبد الرزاق كتاب الحج جزء ۵ ص ۵۸۔ حسنة الالباني - مناسك الحج للالباني ص ۲)

۳۔ قبل النبي صلى الله عليه وسلم الحجر وسجد عليه (رواه الحاكم وسند صحيح المستدرک جزء اول ص ۲۵۵)



③ کعبہ کے اندر نماز پڑھے۔

④ اگر کعبہ کے اندر نماز نہ پڑھ سکے تو حطیم میں نماز پڑھے

کیونکہ حطیم کعبہ ہی کا جزء ہے۔

## عورت اور سفر

① عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ اور حج بھی

نہ کرے۔

۱۔ عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الصلاة فی الکعبۃ جزر ۲ ص ۱۸۴)

۲۔ عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما هو قطعۃ من البیت (ترمذی کتاب الحج باب ما جاء فی الصلوۃ فی الحجر جزر اول ص ۲۴۱ صحیح الترمذی)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأة الا مع ذی محرم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حج النساء جزر ۳ ص ۲۴۲)

۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحن امرأة الا معها ذو محرم (دارقطنی کتاب الحج جزر ۲ ص ۲۵۴ صحیح البوہوانی۔ نیل الاوطار جزر ۴ ص ۲۴۳)

# سعی

① حج قرآن کرنے والا، صفا و مروءہ کی سعی دوبارہ نہ کرے  
(عمرہ کی سعی حج کے لئے کافی ہے) لہ  
تَلْبِيَةٍ { یعنی لَبَّيْكَ کہنا }

اگر راستہ میں کسی خطرہ یا بیماری کی وجہ سے رُک جانے اور  
مکہ معظمہ تک نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تلبیہ کی ابتداء ان الفاظ  
سے کرے :-

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحْيِي  
مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي

لہ قالت عائشةؓ وأما الذين جمعوا بين الحج والعمرة طوافاً واحداً (صحیح بخاری  
کتاب المناسک باب طواف القارن جزر ۲ ص ۱۹۲) قرن الحج والعمرة فطاف بهما طوافاً واحداً  
(رواہ الترمذی وحسنہ باب ما جاء ان القارن يطوف طوافاً واحداً جزر اول ص ۲۹۱)  
لہ ان ضباعة بنت الزبيرؓ انت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني  
اريد الحج افا شرط قال نعم قالت كيف اقول قال قولي لبّيك..... الحج (رواہ الترمذی و  
صحی، کتاب الحج باب ما جاء في الاشتراط في الحج جزر اول ص ۲۸۹)

{ میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں میرے احرام  
اتارنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے }

## کعبہ تک نہ پہنچ سکتا

اگر کسی وجہ سے راستہ میں کسی مقام پر رکنا پڑے اور  
کعبہ تک پہنچنے کا امکان باقی نہ رہے تو اسی مقام پر قربانی کر کے  
مَرْمَنڈ وادے یا بال کتر وادے اور احرام اتار دے یہ

---

۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتمرین فحال کفار قریش  
دون البیت ففخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ وخلق رأسہ وعن المسور ان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر قبل ان یخلق (صحیح بخاری کتاب المناسک باب النحر  
قبل الخلق فی المحصر جز ۳ ص ۱۱ و ص ۱۲)



# آب زمزم

آب زمزم کو گھر لے جاسکتا ہے۔<sup>۱</sup> آب زمزم کو جس مقصد کے لئے چاہے پیئے۔<sup>۲</sup> آب زمزم ستر پر بھی ڈالے<sup>۳</sup>۔

۱۔ عن عائشة انھا كانت تحمل من ماء زمزم وتخبّر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحمله (رواہ الترمذی وحسنہ کتاب الحج باب (خالی) جزر اول ص ۲۹۵۔ صحیح الحاکم بئیل الاوطار جزر ۵ ص ۷۴)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء زمزم لما شرب له (رواہ الدارقطنی عن ابن عباس فی کتاب الحج جزر ۲ ص ۲۸۴۔ سندہ صحیح۔ مناسک الحج للالبانی ص ۲۳)

۳۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل ..... و صلی رکعتین ثم عاد الی الحجر ثم ذهب الی زمزم فشرب منها و صب علی رأسہ (مسند احمد عن جابر۔ سندہ جید۔ بلوغ الامانی جزر ۱۲ ص ۷۴)

# قیام منیٰ اور رزمی یعنی کنسکریاں مارنا

- ① ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا ضروری ہے، البتہ جو شخص بارہ تاریخ کو کنسکریاں مارنے کے بعد چلا جائے اُسے تیرھویں تاریخ کی رات منیٰ میں گزارنا ضروری نہیں ہے
- ② آپ زمزم پلانے والے ان راتوں میں مکہ معظمہ میں رہ سکتے ہیں یہ

لے ان العباس استأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبیت مكة ليالي منى من اجل سقاية فاذن له (صحیح بخاری کتاب المناسک باب هل یبیت اهل السقاية او غیرهم بمكة لیالی منی جزر ۲ ص ۲۱۴ و صحیح مسلم کتاب الحج باب وجوب المبیة بمنی لیالی التشریق جزر اول ص ۵۴) قال الله تبارک وتعالی : فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة - ۲۰۳)

③ اُونٹوں کے چرواہوں کو اجازت ہے کہ وہ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گذاریں۔

④ اُونٹوں کے چرواہے اگر منیٰ میں ایام تشریق کی راتیں نہ گذاریں تو انہیں اجازت ہے کہ وہ دن ذی الحجہ کو کنکریاں ماریں، پھر گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو دو دن کی کنکریاں اکھٹی ماریں۔

---

۱۔ رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتہ (رواہ الترمذی وصحہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصة للرعاء ان یرموا یوماً ویدعوا یوماً جزء اول ص ۲۹۳)

۲۔ رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرعاء الابل فی البیتوتہ ان یرموا یوم النحر ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما (رواہ الترمذی وصحہ، کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصة للرعاء ان یرموا یوماً جزء اول ص ۲۹۳)



- ⑤ ۱۰ ذی الحجہ کے ارکانِ حج میں سے اگر نادانستہ کوئی عمل آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
- ⑥ عورتیں اور بچے رات ہی کو مُزدِ لِفہ کا وقوف کر کے رات ہی کو جمرہ عقبہ جاسکتے ہیں اور رات ہی کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار سکتے ہیں۔

۱۔ قال رجل لم اشعر فخلقت قبل ان اذنح قال اذنح ولا حرج ف جاء آخر فقال لم اشعر فحترت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج فما سئل يومئذ عن شيء قدم ولا اخر الا قال (رسول الله صلى الله عليه وسلم) افعل ولا حرج (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الفتیاء علی الدابة عند الحجرة جزء ۲ ص ۲۱۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب من حلق قبل النحر جزء اول ص ۵۴)

۲۔ کان ابن عمر یقدم ضعفة اهلہ.... وکان ابن عمر یقول اذ خص فی اولئک رسول الله صلى الله عليه وسلم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفة اهلہ بلبل جزء ۲ ص ۲۰۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفة جزء اول ص ۵۴۲) رمت اسماء الحجرة خم رجعت فصلت الصبح فی منزلها.... قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن للظعن (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من قدم ضعفة اهلہ بلبل ۳ ص ۲۰۲ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفة جزء اول ص ۵۴)

## قربانی

① جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے وہ میقات پر اُس کی گردن میں اُون کا پٹہ ڈال دے پھر اس کی گردن میں دو جوتیاں لٹکا دے (تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ قربانی کا جانور ہے) اور اشعار کرے یعنی کوہان والے جانور کے کوہان کی داہنی جانب سے کچھ خون نکال دے۔ پھر خون پوچھ ڈالے۔

۱۔ حتی اذا كانوا بذی الحلیفۃ قلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الہدی واشعر (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر و قلد بذی الحلیفۃ جزر ۲ ص ۲۰) عن ام المؤمنین قالت فقلت قلدنا من عھن کان عندی (صحیح بخاری کتاب المناسک باب القلاد من العھن جزر ۲ ص ۲۰) و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الہدی الی الحرم جزر اول ص ۵۵۲) و قلدھا نعلین (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الہدی واشعارہ جزر اول ص ۵۲۵)

نوٹ: جانور کی گردن میں جوتیاں لٹکانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ قربانی کا جانور ہے، اس طرح وہ جانور لوٹ مار سے بچ جاتا ہے۔

۲۔ فاشرحھا فی صفحۃ سنامھا الایمن و سلت الدم (صحیح مسلم کتاب الحج باب تقلید الہدی واشعارہ جزر اول ص ۵۲۵)

۳۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الہدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ و اما عنہ الدم (رواہ الرزنی و صحیح کتاب الحج باب ما جاء فی اشعار البدن جزر اول ص ۲۸)



- ② ضرورتاً قربانی کے جانور پر سوار ہونا جائز ہے ۱۷
- ③ قربانی کا جانور اگر راستہ میں رُک جائے اور چل نہ سکے تو اُس کو راستہ ہی میں ذبح کر دے، پھر اُسکی جوتی کے تیلے کو خون سے تر کر کے اُس کے جسم پر لگائے (تاکہ گزرنے والے اُسے قربانی سمجھ کر کھا سکیں) البتہ قربانی کرنے والا اور اُس کے ساتھ والے اس جانور کا گوشت نہ کھائیں ۱۸
- نوٹ :- جانور کی جوتی سے مراد وہ جوتی ہے جو اس کے گلے میں لٹکی ہوئی ہو۔

۱۷ ان النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأى رجلاً يسوق بدنة قال اربحها قال انها بدنة قال اربحها (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقلید النعل جز ۲ ص ۲۸۵) صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز ركوب البدنة المهداة جز ۱ اول ص ۵۵۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربحها بالمعروف اذا الجمئت اليها حتى نجد ظمراً (صحیح مسلم کتاب الحج باب ركوب البدنة المهداة جز ۱ اول ص ۵۵۳) ۱۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عطب منها شيء فخشيت عليه موتاً فأنحرها ثم اغس نعلها في دحها ثم اضرب به صفحتها ولا تطعمها أنت ولا احد من اهل رقتك (صحیح مسلم کتاب الحج باب ما يفعل بالهدي اذ عطب جز ۱ اول ص ۵۵۳)



④ حج تمتع کرنے والے کو اگر جانور میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے، تین روزے ایام حج میں یعنی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذی الحجہ کو، باقی سات روزے گھر پہنچ کر رکھے۔  
 نوٹ :- ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذی الحجہ کو روزے رکھنا صرف اسی صورت میں جائز ہے، اگر یہ صورت نہ ہو تو ان تاریخوں کے روزے رکھنا حرام ہے۔

۱۔ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْحُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ (البقرة - ۱۹۶)  
 ۲۔ لم يرخص في أيام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الهدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۳ ص ۵۶)

⑤ قربانی کے لئے جانور مکہ معظمہ بھیج سکتے ہیں، ایسے جانور کے گلے میں گھری پرپٹہ ڈال دے اور گھری میں اشعار کر دے، جانور بھیجنے والے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں ہوگی یہ

⑥ اگر حج یا عمرہ کرنے والا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوانے پر مجبور ہو جائے تو سر منڈوا کر کفارہ ادا کرے یعنی تین روزے رکھے یا تین صاع غلہ چھ مساکین میں برابر برابر تقسیم کرے یا ایک بکری کی قربانی کرے۔

۱۔ عن عائشةؓ قالت قلت فلان یبذل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدها و اشعرها و اهداها فما حرم علیہ شیء کان اُملّ له (صحیح بخاری کتاب المناسک باب من اشعر و قلدها بیدی الخلیفہ جزء ۲ ص ۲۰۷ و صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب بعث الہدی الی الحرم جزء اول ص ۵۵)

۲۔ عن کعب امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم قرقابین ستۃ (وفی روایۃ کل مسکین نصف صاع) او یهدی شاة او یصوم ثلاثۃ ایام (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الاطعام فی الفدیۃ نصف صاع و باب النسک شاة جزء ۳ ص ۱۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز حلق الرأس للحرم جزء اول ص ۴۹ و اللفظ للبخاری)

## حج بدل وغیرہ

- ① جو شخص خود حج کرنے کے قابل نہ ہو وہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔ اور عمرہ بھی کرا سکتا ہے۔
- ② اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مرتبے تو اس کی اولاد کو وہ نذر پوری کرنی چاہیے۔

لے قالت امرأة يا رسول الله ان فريضة الله على عباده ادركت ابني شيخا كبيرا لا يستطيع ان يستوى على الرحلة فهل يقضى عنه ان اُحج عنه قال نعم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج عن لا يستطيع الثبوت على الرحلة جزر ۳ ص ۲۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز جزر اول ص ۵۶)

لے عن ابی رزین انه اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابني شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابيك واعتمر (رواه الترمذی وصحفي کتاب الحج باب ما جاء في الحج عن الشيخ الكبير جزر اول ص ۲۸۶)

لے ان امرأة جاءت الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ای نذرت ان تحج فلم تحج حتى ماتت أفأحج عنها قال نعم حجی عنها (صحیح بخاری کتاب المناسک باب الحج والنذور عن الميت جزر ۳ ص ۲۳)



- ③ مہیت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔<sup>۱</sup>
- ④ حج بدل صرف وہی کر سکتا ہے جو اپنا حج پہلے کر چکا ہو۔<sup>۲</sup>

۱۔ قالت (امراة) انی تصدقت علی امی بکاریة وانھا ماتت..... قالت انھا لم  
تج قطعاً فأجج عنھا قال حجی عنھا (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن  
المہیت جزر اول ص ۴۶)

۲۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول لبیک عن شبرمة قال من شبرمة  
قال اخ لی او قریب لی قال حجبت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج  
عن شبرمة (ابوداؤد کتاب الحج باب الرجل تکج عن غیره جزر اول ص ۲۵۹ وسند  
صحیح - نیل الاوطار ۴/۲۴۸)

- ⑤ بچہ کو بھی حج کرا سکتے ہیں، ثواب حج کرنے والے کو ملے گا۔ عاقل ہونے کے بعد اُسے پھر حج کرنا ہوگا۔
- ⑥ اگر کسی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو حج کے بعد کر لے۔ اس عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھے۔

- ۱۔ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرغت الیہ امرأۃ صبیاء فقالت اھذا حج قال نعم و لك اجر (صحیح مسلم کتاب الحج باب صحتہ حج الصبی جزء اول ص ۵۶)
- ۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا عقل فحلیہ حجة اخرى (رواہ الحاکم و سندہ صحیح۔ المستدرک جزء اول ص ۴۸)
- ۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرة (رواہ الترمذی و صحی فی کتاب الحج باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة جزء اول ص ۲۵)
- ۴۔ عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ و یعمرھا من التنعیم (صحیح بخاری کتاب المناسک باب عمرة التنعیم جزء ۳ ص ۴)

# اذیت ماہانہ اور نفاس

① جو عورت اذیت ماہانہ میں ہو وہ عُمُرہ نہ کرے ،  
اُسے چاہیے کہ سر کھول دے ، کنگھی کرے پھر نہائے اور  
حج کا احرام باندھ لے ، مناسک حج میں سے سوائے طواف  
کے تمام مناسک ادا کرے ، جب اذیت ماہانہ سے پاک  
ہو جائے اور غسل کر لے تو طواف کرے یہ

یہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقضى رأسك وامتشطى واهلى بالبح ودى  
العمرة ففعلت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تنهل الحائض والنفساء  
جزر ۲ ص ۱۷۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجہ الاحرام جزر اول ص ۵) قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا امر كتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اهلى  
بالبح (صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجہ الاحرام جزر اول ص ۵) قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم افعلى كما يفعل الحرج غیر ان لا تطوفی بالبيت حتى تطهری (ورواہ  
مسلم حتى تغتسلی) (صحیح بخاری کتاب المناسک باب تقضى الحائض مناسک کلها  
الا لطواف جزر ۲ ص ۱۹۵ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجہ الاحرام جزر اول ص ۵)



② اگر کسی عورت نے اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے عمرہ نہ کیا ہو تو وہ حج کے بعد تنعیم جائے، وہاں احرام باندھے اور پھر عمرہ کرے۔

③ اگر عورت حالتِ نفاس میں ہو تو نہائے، اور لنگوٹ باندھ کر حج کا احرام باندھ لے۔

۱۰ عن عائشة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ودعي العمرة ففعلت فلما قضينا الحج ارسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابى بكر الى التنعيم فاعتمرت (صحیح بخاری کتاب المناسک باب کیف تمهل الحائض جزء ۲ ص ۱۷۱ و صحیح مسلم کتاب الحج باب بیان وجہ الاحرام جزء اول ص ۵)

۱۱ نفست اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر بالشجرة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر يأمرها ان تغتسل وتمهل (صحیح مسلم کتاب الحج باب احرام النفساء جزء اول ص ۵) وفي رواية قال اغتسلي واستشغري بثوب وأحري (صحیح مسلم کتاب الحج باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم جزء اول ص ۵)

## قیامِ عرفات

عرفہ کے دن بالوں کا پیرا گندہ اور غبار آلود ہونا  
 اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔  
 حاجی کو عرفات میں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں  
 رکھنا چاہیئے۔

---

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یباصی الملائکۃ باہل  
 عرفات یقول : انظروا الی عبادی شعثا غبرا (رداء احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الہامی  
 جزرہ ۱۱ ص ۱)

۲۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (البوداؤد  
 کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزرہ اول ص ۲۳۔ سندہ صحیح۔ فتح الباری  
 جزرہ ۵ ص ۱۴)

نوٹ :- عرفہ کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 ..... پڑھنے کے متعلق جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے (نیل الاوطار جزرہ  
 ص ۵)

# حج اور تجارت

حج کے ایام میں تجارت کی جاسکتی ہے۔

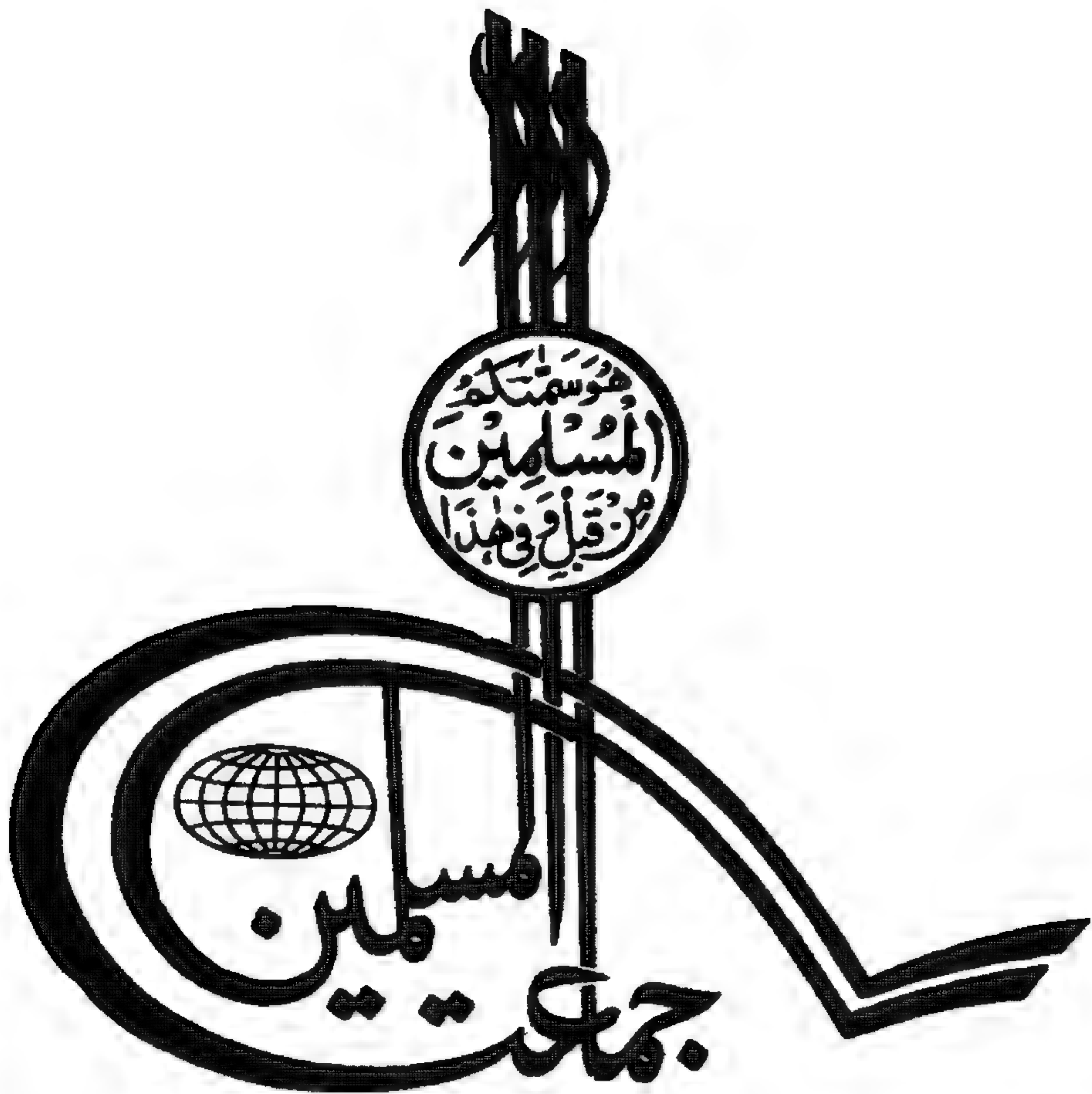
---

لے قال اللہ تبارک وتعالیٰ :- لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا  
فَضْلًا مِّنْ رَبِّکُمْ (البقرة - ۱۹۸)



# جماعت المسلمین کی مطبوعات

- ۱ - تفسیر قرآن عزیز (ہمز اول)
- ۲ - توحید المسلمین
- ۳ - صلوٰۃ المسلمین
- ۴ - زکوٰۃ المسلمین
- ۵ - صوم المسلمین
- ۶ - حج المسلمین
- ۷ - منہاج المسلمین (دین اسلام کامل)
- ۸ - برہان المسلمین (حجیت حدیث پر)
- ۹ - دُعَوَات المسلمین (مسنون دعائیں)
- ۱۰ - تاریخ الاسلام والمسلمین  
(ماخذ قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم)
- ۱۱ - تفہیم اسلام بحواب دوا سلام
- ۱۲ - تلاش حق (تقلید پر)
- ۱۳ - التحقيق فی جواب التقلید
- ۱۴ - ذہن پرستی







## انتباہ

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے جماعت المسلمین کا کوئی تعلق نہیں جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بحران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی۔ بے جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

● — کراچی میں جماعت المسلمین کام کر رہے ہیں۔

● — کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلہ میں نہیں ہے  
قارئین کرام ہوشیار رہیں۔

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک و تعالیٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں  
ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں  
ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں  
ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام : مسلم .. فرقہ وارانہ نام نہیں  
بنیادِ محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں  
وجہِ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

## جماعت المسلمین

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے  
ساتھ تعاون فرمائیں۔

یہ مغلٹ مفت طلب فرمائیں۔

مسجد المسلمین - کوثر نیازی کالونی -  
نارتھ ناظم آباد بلاک جی کراچی ۷۴۸۰۰



